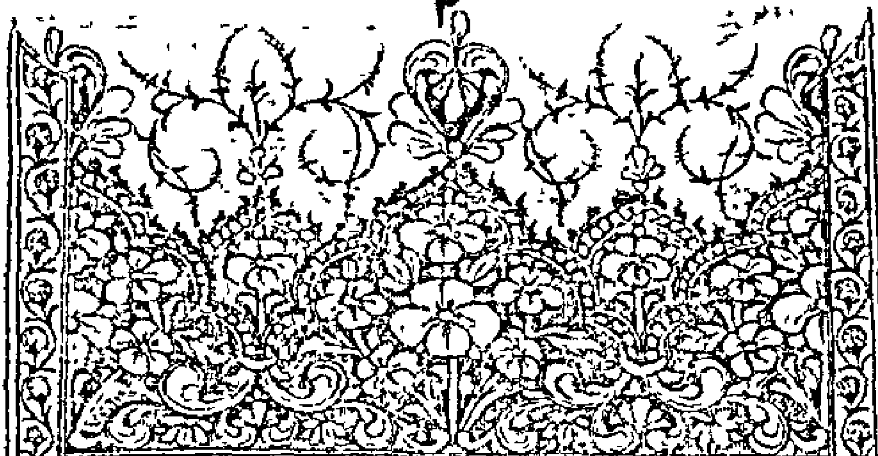
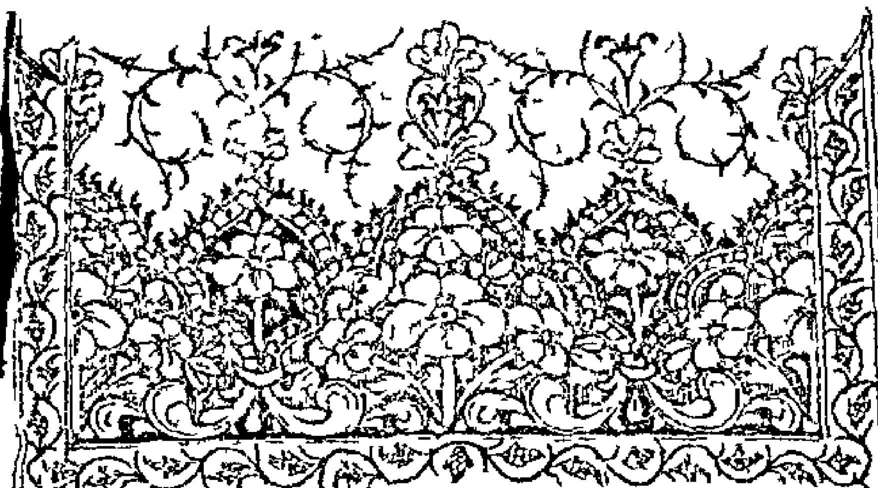


الحمد للہ الملک العزیز العلام والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید الانام وعلی آلہ العظام واصحابہ الکرام الذین فازوا بحقیقۃ الاسلام واضح ہو کہ رسالہ حقیقۃ الاسلام تصنیف فاضل جلیل عالم باعمل فقیہ عرفان پناہ حقائق آگاہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا زبان فارسی مین نہایت عمدہ تہا اوسمین حق تعالی کی حقوق جو بندون پر ہین اور بندون کے حقوق جو آپس مین ایک کے دوسرے پر ہین بخوبی تحریر تہی پس جناب مولوی محمد علی صاحب ساکن ہمدیپور پرگنہ بلیح آباد علاقہ لکہنؤ نی بنظر نفع عام وافادہ تام اردو زبان مین اوسکا ترجمہ کیا کہ ہر شخص اردو خوان بہی اوسکو پڑہ کر حق اللہ اوس

حق العباد سے واقف ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راہ
نجات اپنی آنکھ سے دیکھ لے مختصر رسالہ سطور کو باعث
طبع مولوی صاحب موصوف نے بحضور فیض معمور عالم عامل فہیم
حامی مروج احکام شرع متین محب اہل اللہ یمین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ والی ریاست
محمد آباد عرف ٹونک کے پیشکش کیا اوسپر جناب ممدوح نے بدیدۂ
غور و تعمق نظر فرمائی بعضے مقامات ایسے نظر آئے کہ غالبًا بوجہ
غلطی کاتبین یا تصحیف ناقلین کے قاعدۂ اصول و فقہ سے
مطابق نہیں ہوتے تھے اونہیں نواب صاحب ممدوح نے
بدل توجہ فرمائی اور جس کتاب سے قاضی صاحب علیہ الرحمہ
نے حوالہ دیکر لکھا تھا اوس کتاب سے مطابق کر کے
اون مقامات کی تصحیح کر دی اور ترجمہ بایضاح مطلب
مطابق قاعدۂ اصول و فقہ کے درست کیا اور ایک فصل
بھائیوں کے حقوق میں اپنی طرف سے زیادہ فرمائی
نفع اللہ المصنف والمترجم والمصحح وجمیع المسلمین
بحرمۃ نبیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ؑ

تمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین
والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وامام المتقین خیر
خلق اللہ اجمعین وعلی آلہ واصحابہ سرج الدین ونجوم
الطریق المستقیم یعنی سب تعریف خدا کو ہی جو پروردگار عالمونکا
ہی بخشنے والا مہربان مالک روز جزا قیامت کا اور درود اور سلام اوپر
سردار پیغمبرون اور پیشوا پرہیزگارون اور بہترین خلق خدا کی ہی اور
اوپر آل اور اصحاب اوسکی کی جو چراغ دین کی اور ستاری راہ مستقیم کے
ہین جان تو بہت نیکبخت کرے تجکو اللہ تعالی دونون جہان مین
کہ اسلام کا ال مراد ہی اور یہ ہی کہ تسلم الی کل ذی حق حقہ یعنی

ف قسم پہلی حقوق کے بیان مین

ہر ایک حقدار کا حق پورا پورا ادا کری تو متصور اور بی فقیر قسم پہلی
حقون کی حق اللہ تعالی کا ہی پہلی حق اللہ تعالی کا ادا کرنا تو آگہ
وجود اور توابع وجود کی جو کچھ ہین سب بخشش اوسکی ہی کوئی شریک
اوسکا نہین ہی جو دم کہ اندر جاتا ہی مددگار زندگی کا ہی اور جو باہر آتا
خوش کرنیوالا طبیعت کا ہی سو ہر ایک دم مین دو نعمتین موجود ہین اور
ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب ہی طبیعت ہی نہین دست وزبان
مین ایسا کی طاقت ذرا شکر نعمت سی جو ہو اوسکی کوئی عہدہ برآ ہو
پھر جو توفیق شکر کسی نعمت کی نعمتون سی پاوی تو زبان سی خواہ دست
یا پا یا دل سی عنایات اوسکی سی ہی اور توفیق شکر کی بہی عنایات اوسکی
سی ہی سو درمیان ہر شکر کی کتنی شکر واجب ہوتی ہین تو باہر آنا عہدہ
شکر اوس تعالی شانہ کی سی محال ہی اور لازم ہونا تسلسل کا فرمایا اللہ تعالی
نی وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنی اگر گنو تم
نعمتین اللہ کی تو نہ احاطہ کر سکو گی انکا بیشک اللہ تعالی بخشنی والا مہربان
ہی یہ لفظ کلمہ غفور رحیم مین اشارہ ہی یہ کہ اللہ تعالی نی ساتھ فضل اور
رحمت اپنی کی تکلیف ما لا یطاق نہین دی اور ادا کرنا حق شکر کا بخشدیا
اور معاف کیا اور موافق سمائی ہر کسی کی شکر واجب کیا جسنی بقدر
طاقت بشری کی ادائی شکر مین اوسکی کوشش کی اوسکو ساتھ فضل

اور رحمت اپنی کی ساتھہ صیغہ مبالغہ کی شکور فرمایا یعنی بڑا شکر گذار
چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی حق مین فرمایا اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا
شَکُوۡرًا یعنی تہا نوح بندہ بڑا شکر گذار اور جبکہ کوئی ہو سکتی ہوئی
اوسکی شکر گذاری مین کوتاہی کری وہ بڑا ظالم اور ناشکر نعمت کا
ہووی کیونکہ شکر نعمتون بی انتہا ایسی منعم کی ادنی شکر سی یعنی مقدور
سی تقصیر کی فرمایا اللہ تعالی نی وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡہَا
اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَظَلُوۡمٌ کَفَّارٌ یعنی اگر گنو تم نعمتین اللہ کی تو نہ سکو گی
احاطہ کرنا انکا بیشک انسان یعنی اکثر اونکی سخت ظالم اور بڑی ناشکری ہین
اوسکی نعمتون کی سو تہوڑا سا شکر جو بندون سی مطلوب ہی وہ یہ ہی کہ
اوس سبحانہ تعالی کو ساتھہ صفتون کمال اوسکی کی موافق نفس الامر بقدر
طاقت بشری کی پہچانین اور اعتقادون اور خلقون اور عملون سی
جو کچہ مرضیات اوسکی ہی بجا لاوین جو کچہ کہ اوپر ذمہ بندون کی اونمین
سی واجب کیا ہی اوسکو ساتھہ صفات کمال کی ادا کرین اور مکروہات
اور منہیات جناب اوسکی سی پرہیز کرین اور اوسکی رضامندی کو اپنی نفس
کی رضامندی پر اور تمام مخلوق کی رضامندی پر مقدم رکہین تو نہ
عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَاَخَّرَتۡ کی شرمندہ نہون یعنی نفس کسیکا ہر
روز قیامت کی جانیگا کہ مین نی کس چیز کو مقدم رکہا تہا اور کس چیز کو

معتبر کیا تھا اپنی نفس کی رضا کو خدا کی رضامندی پر یا خدا کی رضا
کو اپنی نفس کی رضامندی پر فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ
وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ یعنی کہ
ای محمد اگر ہیون باپ دادی تمہاری اور بیٹی پوتی تمہاری اور بھائی
تمہاری اور بیبیان تمہاری اور کنبا تمہارا اور مال جو کمائی تمنی اور
سوداگری کہ ڈرتی ہو ٹوٹی اوسکی کو اور مکانات کہ پسندیدہ تمہاری
ہین بہت پیاری نزدیک تمہاری اللہ اور رسول اوسکی سی اور جہاد
کرنی سی اوسکی راہ مین سو منتظر رہو یہانتک کہ لاوی اللہ تعالی
حکم اپنا یعنی عذاب دنیا مین یا آخرت مین پس مسلمان کو چاہیی کہ جسکو
دوست رکھی واسطے خدا کی دوست رکھی اور جسکو دشمن رکھی خدا کی واسطے
دشمن رکھی اور جسکو دیوی واسطے خدا کی دی اور جسکو کچہ ندی واسطے
خدا کی ندی اور جو لقما اپنی منہ مین یا اپنی بی بی یا اپنی اولاد کی
منہہ مین رکھی تو اس نیت سی رکھی کہ اللہ تعالی نی مجہپر واجب کیا
ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ
وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ روایت

کیا اسکو ابو داؤد نی ابی امامہ سی اور ترمذی نی معاذ سی یعنی جو شخص
دوستی کری واسطی خدا کی اور دشمنی کری واسطی خدا کی اور دی اپنا
خدا کی اور ندی واسطی خدا کی سو بیشک اوسنی ایمان اپنا کامل کیا
اور فرمایا علیہ السلام نی اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَھْلِہٖ وَھُوَ
یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نی
ابن مسعود رضی سی یعنی اگر خرچ کیا مسلمان نی اپنی اہل پر ساتھہ نیت
عبادت کی ہوگا واسطے اوسکی صدقہ یعنی ثواب صدقہ دینی کا

فصل جو پہچاننا ذات اور صفات اور مرضیات اور مکروہات
حق سبحانہ تعالی کا بلا واسطی پیغمبرون کی دشوار ہی اور عقل اسکی
کافی نہین ہی اس سبب سی ایمان لانا ساتھہ کتابون الٰہی اور
رسولون کی اور ساتھہ اوسکی جو لائی ہین اوسکو رسول داخل ہوا
ایمان لانی مین ساتھہ حق کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
ایلچیون قبیلہ عبد القیس کو فرمایا اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ
وَحْدَہٗ یعنی کیا جانتی ہو تم ایمان ساتھہ خدای واحد کی کیا ہی
کہا انہون نی خدا اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی فرمایا شَہَادَۃُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی گواہی دینا ساتھہ توحید
خدا کی اور رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث

ف ایمان لانا ساتھہ کتابون الٰہی اور رسولون کی ضروری ہی
حق سبحانہ تعالی کا

بخاری و مسلم میں ہی روایت ابن عباس سی اور اطاعت رسول اللہ کی
اطاعت خدا کی ہوئی فرمایا اللہ تعالی نی مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ
أَطَاعَ اللهَ یعنی جسنی فرمان برداری کی رسول کی اوسنی خدا کے
فرمان برداری کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بیچ رنگ محبت خدا کی بلکہ عین محبت اللہ تعالی کی ہوئی فرمایا حضرت
نی لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ٭ یہ حدیث صحیحین میں ہی روایت انس سی یعنی ایمان
کسی ایک تمہاریکا ٹہیک نہو گا جبتک زیادہ دوست نہون مین ویکا
اوسکی باپ اور بیٹی اوسکی سی اور تمام لوگون سی ٭ سوا اوکرنا حق رسول خدا
کا بہی طاقت بشری سی باہر ہی لیکن مطلوب بقدر طاقت کی ہی
ف اور وہ بجالانا اوامر اور نواہی اوسکی کا ہی اور بہت درود بہیجنا
اوسپر اور محبت رکہنا ساتہ آل اور اصحاب اوسکی کی فصل پہر
جانتو کہ جو پہچاننا ذات اور صفات اور مرضیات اور مکروہات
اوس سبحانہ تعالی کا رسول خدا کی واسطی سی پونہچا خاصکر ساتہ کوشش
خلفاء راشدین کی دین اسلام نی قوت اور رونق پکڑی اور قول
و فعل آنحضرت علیہ السلام کی نی کہ بعضی صحابہ کو معلوم تہی اور بہتونکو
معلوم نہ تہی اونکی کوشش سی شہرت پائی مسائل اختلافی مجمع علیہ

[illegible] ۱۲

ف
پہچاننا ذات و صفات اللہ تعالی کا ہوا ساتھ رسول [illegible] اور اصحاب کی

ہر مسئلہ صحابہ کو جمع کر کی تحقیق کر کی جاری کرتی تہی سو اوکر ناحق
صحابہ اور اہلبیت کا عین اواکر ناحق رسول خدا کا ہی اور محبت اور
اطاعت اونکی مانند محبت اور اطاعت رسول خدا کی ہوئی فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ اَحَبَّہُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّہُمْ وَمَنْ
اَبْغَضَہُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَہُمْ وَمَنْ اٰذٰہُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ
اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللہَ روایت کیا اسکو ترمذی نی عبد اللہ بن
مُغَفَّل سی یعنی جسنی دوست رکہا صحابہ کو سو بسبب دوستی میری کی
دوست رکہا اونکو اور جسنی دشمن رکہا اونکو سو بسبب دشمنی میری کی
دشمن رکہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو سو بیشک اوسنی ایذا دی
مجکو اور جسنی مجکو ایذا دی سو بیشک اوسنی ایذا دی اللہ کو اور
فرمایا حضرت نی اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ
روایت کیا اسکو مسلم اور ترمذی نی حذیفہ رض سی یعنی پیروی کرو
دو خلیفون کی جو بعد میری ہونگی ابو بکر اور عمر اور فرمایا حضرت نی
عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ یعنی
لازم پکڑو سنت میری اور سنت خلفاء راشدین کی جو بعد میری ہونگی
اور فرمایا ہی اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا روایت کیا اسکو
طبرانی اور حاکم نی ابن عباس سی یعنی مین شہر علم کا ہون اور علی

دروازہ اوسکا ہی اور فرمایا ہی اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَینِ کِتَابَ اللّٰہِ
وَعِترَتِی روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نی زید بن ثابت سی یعنی
مین چہوڑی جاتا ہون بعد اپنی تم مین دو بہاری چیزین یعنے
جلیل القدر قرآن اور آل اپنی کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی خُذُوا نِصفَ العِلمِ مِن ھٰذِہِ الحُمَیرَاءِ تو تم آدہا علم
اس حمیرا یعنی عایشہ رض سی اور فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اَصحَابِی
کَالنُّجُومِ بِاَیِّہِم اِقتَدَیتُم اِھتَدَیتُم روایت کیا اسکو رزین نی عمر
سی یعنی اصحاب میری مانند ستارونکی ہین جسکی تمین سی پیروی کروگی
ہدایت کو پہنچوگی اور بہی ایسی حدیثین فضائل صحابہ اور اہل بیت
مین بہت ہین **فصل** اسیطرح ادا کرنا حق علمار محدثین اور فقہاء
مجتہدین اور مصنفان کتب دین کا اور سلسلہ استادون علوم ظاہر
کا اور پیرونکا جو استاد علوم باطن کی ہین بیچ رنگ حق صحابہ اور
اہلبیت کی داخل ہی ادا کرنا حق انکا ادا کرنا حق خدا اور رسول کا
ہی کیونکہ یہی لوگ وارث میراث پیغمبر کی اور اوٹہانیوالی دین کی ہین
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اِنَّ العُلَمَاءَ وَرَثَۃُ
الاَنبِیَاءِ لَم یُوَرِّثُوا دِینَارًا وَلَا دِرھَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا العِلمَ
روایت کیا اسکو اصحاب سنن نی بشر بن قیس سی یعنی بیشک عالم لوگ

علماء محدثین و فقہا و مجتہدین و مصنفین کتب دین
و استاد و پیر کا حق

پانیوالی میراث انبیا کی ہین اور بیشک انبیا میراث نہین چھوڑ گئی
ہین نہ دینار اور نہ درہم سوا اسکی نہین کہ میراث چھوڑ گئی ہین علم
اور فرمایا علیہ السلام نی فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِی
عَلٰی اَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ روایت
کیا اسکو ترمذی نی ابی اُمامہ سی اور دارمی نی مکحول اور حسن سی
مرسلا یعنی بزرگی عالم کی عابد پر مانند بزرگی میری کی ہی اونی
تمہاری پر پھر پڑھی آیت مذکور کہ معنی اسکی یہ ہین نہین ڈرتی
ہین خدا سی سب بندون اوسکی سی مگر عالم لوگ اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی اللہ تعالی نی نہین
بہیجا ہی مجکو مگر واسطی تعلیم کرنیکی اور فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی اَللهُ اَجْوَدُ جُوْدًا وَاَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ
بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اُمَّةً وَّاحِدَةً
روایت کیا اسکو بیہقی نی انس سی یعنی اللہ تعالی بڑا جواد ہی یعنی
بڑا بخشش کرنیوالا اور مین بڑا جواد ہون آدمیون مین اور بڑا جواد
آدمیون کا بعد میری وہ شخص ہوگا جسنی سیکھا علم یعنی علم دین پھر
پھیلایا اوسکو آویگا روز قیامت کی ایک جماعت اکیلا مطلب اسکا
مراد وہ ہی کہ اگرچہ امتی ہی نبی نہین ہی جو امت ساتھ اوسکی ہوگی لیکن

ایک جماعت شاگردونکی مانند اُست کی ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی یُوزَنُ یَوْمَ القِیٰمَۃِ مِدَادُ العُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّهَدَاءِ فَیَرْجَحُ مِدَادُ العُلَمَاءِ عَلیٰ دَمِ الشُّهَدَاءِ روایت کیا اسکو ذہبی نی عمران بن حصین سی یعنی تولی جاویگی دن قیامت کی سیاہی عالمون کی اور خون شہیدون کا سو سیاہی عالمون کی بھاری ہوگی خون پر شہیدون کی ٭ اطاعت علما اور اولیا کی اطاعت خدا اور رسول کی ہی اور محبت اونکی محبت خدای تعالی کی ہی فرمایا اللہ تعالی نی اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی فرمانبرداری کرو خدا کی اور فرمانبرداری کرو رسول خدا کی اور اونکی جو حکم خدا کا بندونکو پونہچاوین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اور اہلبیت اونکی علیہم السلام اور علمای ظاہر اور باطن کہ یہ بندی خدا کی ہین حق اونکی داخل حقوق العباد کی ہین لیکن ملی ہوی ساتھ حق اللہ تعالی کی ہین اگر یہ لوگ نہوتی کوئی خدا کو نہ پہچانتا اور حق اللہ کا ادا نکرتا اور فرمایا رسول مقبول علیہ السلام نی لَوْلَا هٰذَا اَنَا اللّٰهُ لَمَا اهْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا یعنی اگر نہ ہدایت کرتا ہمکو اللہ تعالی ساتھ اُتارنی کتابون اور بھیجنے رسولون کی ہرگز ہدایت نپاتی ہم

اور نہ صدقہ دیتی ہیں یعنی اداے زکوۃ وغیرہ نکرتی اور نہ پڑھتی ہیں نماز یہ لوگ
غرق ہین یاد الٰہی مین اونکی دیکھنی سی خدا یاد آتا ہی اور دوستی دشمنی انکی
دوستی و دشمنی ساتھ خدا کی ہی حدیث قدسی مین آیا ہی مَنْ عَادٰی وَلِیًّا
فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ روایت کیا اسکو بخاری نی ابی ہریرہؓ سی یعنی جو کوئی
دشمنی کری ساتھ ولی میری کی خبردار کرتا ہون مین اوسکو لڑنیکو ساتھ
اپنی اور یہ بہی حدیث قدسی مین آیا ہی اَوْلِیَائِیْ مِنْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ
یُذْکَرُوْنَ بِذِکْرِیْ وَاُذْکَرُ بِذِکْرِھِمْ روایت کیا اسکو بغوی نی یعنی
اولیا بندون میری سی وہ لوگ ہین کہ یاد کیی جاتی ہین ساتھ یاد کرنی
میری کی اور مین یاد کیا جاتا ہون یاد کرنی اونکی سی یون ہی حدیث
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین آیا ہی قسم دوسری حقوق العباد ہی
حق اون لوگونکا ہی کہ وہ مظہر ہین بعضی حقوق اللہ تعالی کی اور ظاہر
مین واسطہ پڑی ہین بیچ پرورش کرنی اور روزی پہونچانی اور
مانند اسکی کی چنانچہ مان باپ دادا دادیان اور وہ لوگ کہ راہ
مین اللہ تعالی ساتھ وسیلی اونکی کی روزی پہونچاتا ہی یا اونسی
پرورش کراتا ہی یا کسیطرح کا انعام مالی یا راحت بدنی یا عزت
یا کوئی فائدہ اونکی واسطی سی پہونچاتا ہی شکر اونکا ہی مانند مان باپ
کی واجب ہی فرمایا رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام نی مَنْ لَمْ

قسم دوسری حقوق العباد

یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ روایت کیا اسکو مسلم اور ترمذی نی ابی سعید خدری سی یعنی جسنی نہ شکر کیا آدمی کا اوسنی نہ شکر کیا خدا کا فضل اور اکثر اون سی حق ماں باپ کی ہین فرمایا اللہ تعالی نی وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصَالُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ یعنی حکم کیا ہمنی انسان کو یہ کہ نیکی کرے ساتھہ ماں باپ کی نیکی کرنی اوسکی ماں نی پیٹ مین اوٹھایا اوسکو ساتھہ مشقت کی مشقت پر اور دو برس اوسکو دودھ پلایا یہ کہ شکر کر میرا اور ماں باپ اپنی کا یہ حکم قرآن مجید مین کئی جگہہ آیا ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کبائر مین ذکر کیا ہی شرک کرنی اور ایذا دینی والدین کو جیسا کہ فرمایا اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ الحدیث روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی عبداللہ بن عمر سی مراد عقوق سی ستانا اور بی حکمی کرنا ہی عقوق ساتھہ زبر عین اور تشدید قاف کی بمعنی شق اور قطع کی ہین خلاف برّ اور صلہ کی شق کہتی ہین پھاڑنیکو اور قطع کاٹنی کو اور برّ نیکی کرنی کو اور صلہ جوڑنی اور ملانیکو اور امام احمد نی معاذ بن جبل سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی واسطی دس چیزون کی وصیت کی ایک وہی مجہی سی فرمایا لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ

ماں باپ کی حقوق ہین

اَوْ حُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ
وَمَالِكَ الحدیث یعنی شریک مت کر ساتھہ خدا کی کسی چیز کو اگرچہ قتل
کیا جاوی تو یا جلایا جاوی تو اور بی حکمی ماں باپ کی مت کر اگرچہ حکم
کریں وہ تجھکو ساتھ اس بات کی کہ باہر ہوجا اہل اور مال اپنی سی یعنی
اپنی بی بی اور مال دونوں کو اونکی کہنی سی چھوڑ دی آور بخاری و مسلم
نی ابی ہریرہ سی روایت کی ہی کہ ایک مرد نی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سی پوچھا کہ زیادہ لائق واسطی نیک صحبتی کی کون ہی فرمایا
ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا
ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا باپ
تیرا پھر قریب تر بعد قریب تر کی یعنی پھر جو رشتی میں زیادہ نزدیک ہو
وہ ہی آور فرمایا حضرت نی رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ یعنی
تین بار فرمایا خاک آلودہ ہوجیو ناک اوسکی پوچھا لوگوں نی وہ کون
ہی یا رسول اللہ فرمایا مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا
ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ روایت کیا اسکو مسلم ابی ہریرہؓ سی یعنی جسنی پایا
ماں باپ اپنی کو نزدیک بڑہاپی کی ایک کو یا دونوں کو اور نہ داخل ہوا
جنت میں یعنی اور یہ حقوق اونکی سی محروم رہا کہ وہ موجب دخول جنت
کا تہی آور ترمذی نی ابن عمرؓ سی روایت کی کہ ایک مرد نی کہا

یارسول اللہ مجھسی ایک بڑا گناہ ہوا ہی توبہ میری کیونکر ہو فرمایا تیری
مان ہی کہا نہین فرمایا خالہ ہی کہا ہی فرمایا ساتھ او سکے نیکی کر اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ
اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا
وَمَنْ اَمْسٰی عَاصِیًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ
وَاِنْ وَاحِدًا فَوَاحِدًا جو کوئی صبح کری اس حال مین کہ فرمانبرداری
کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق مان باپ اپنی کی یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی
صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ثابت ہی اوسکی لئی دو دروازی کہلی
ہوئی بہشت سی اور اگر ہو ایک مان باپ مین سی یعنی اطاعت کیا
گیا ہی ایک دروازہ کہولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرتا ہی اس
حال مین کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی حق مین مان باپ کی صبح
کرتا ہی اس حال مین کہ کہلی ہین اوسکی لئی دو دروازی دوزخ سی
اور اگر ہی ایک مان باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ
کہولا جاتا ہی لوگون نی کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اگرچہ
والدین اوپر ظلم کری فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی تین بار
وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ یعنی اگرچہ اوسپر ظلم کرین اگرچہ
اوسپر ظلم کرین اگرچہ اوسپر ظلم کرین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وآله وسلم نے مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا
كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً یعنی نہین ہی کوئی
فرزند نیک سی کہ دیکھتا ہی طرف والدین اپنی کی ساتھہ رحمت کی مگر یہ
کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی عوض ہر نگاہ کی ثواب ایک حج مقبول
کا لوگون نی کہا یا رسول اللہ اگر دیکھی ہر روز سو بار فرمایا نَعَمْ اللهُ
اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ یعنی ہان اللہ تعالی بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی
یعنی اوس چیز سی کہ تمہاری گمان مین ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض
ہر نظر کی حج مقبول روایت کیا ان دونون حدیثون کو بیہقی نی ابن
عباسؓ سی ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ مین ارادہ جہاد کا کہتا ہون
فرمایا تیری مان ہی کہا ہی فرمایا اوسکی خدمت مین رہ بہشت اوسکی
قدمون کی نیچی ہی حدیث اِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ تحقیق
جنت نیچی قدمون ماؤن تمہاری کی ہی روایت کیا اسکو بیہقی نی معاذ
بن جابرؓ سی اور کہا ابن عمر نی یا رسول اللہ میری بی بی ہی مین اوسکو
بہت پیار کرتا ہون اور مان میری اوسکو برا جانتی ہی فرمایا اوسکو
طلاق دی اور ترمذی اور ابو داؤد نی اسکو ابن عمر سی روایت کی
ہی ایک مرد نی حضرت سی پوچھا کہ حق مان باپ کا کیا ہی فرمایا وہ
بہشت اور دوزخ تیری ہین ابن ماجہ نی اسکو ابی امامہ سی روایت کیا

اور ایک شخص پاس حضرت کی آیا اور کہا کہ باپ میرا محتاج ہی میری مال کا
لینی چاہتا ہی کہ مال میرا لیوی فرمایا اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ اِنَّ
اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ روایت کیا
اسکو ابوداؤد وابن ماجہ نی ابن شعیب سی اونہی اپنی باپ سی اونہی
اوسکی دادا سی یعنی تو اور مال تیرا واسطے باپ تیری کی ہی بیشک اولاد
تمہاری بہت پاک کمائی تمہاری سی ہی کہاؤ کمائی اولاد اپنی کی سو
نفقہ ماں باپ دادا دادی کا جو مفلس ہون اگرچہ طاقت کمانی پر
رکہتی ہون بیٹی آزاد عاقل بالغ پر جو قدرت کمانی پر رکہتا ہو واجب
ہی اگرچہ ماں باپ کافر ہون ذمیون سی صحیحین مین اسماء بنت ابی بکر
روایت ہی کہ کسی نی حضرت رسول کریم سی پوچہا کہ ماں میری آئی
ہی اور کافرہ ہی کیا صلہ رحمی ساتہ اوسکی کرون مین فرمایا ہاں کر
فرمانبرداری اور رضاجوئی اونکی واجب ہی لیکن گناہ کی کام مین اور
ترک فرائض مین نہین ترمذی نی عبداللہ بن عمر رضی سی روایت کی کہ فرمایا
حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ رضامندی خدا کی باپ کی رضامندی
مین ہی اور ناخوشی خدا کی باپ کی ناخوشی مین ہی فرمایا اللہ تعالی
نی وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا یعنی اور اگر لڑائی کرین

والدین تیری اسپر کہ شریک کرتو ساتھہ میری کسی چیز کو کہ تو علم اوسکا نہین رکہتا ہی یعنی علم توحید کا تو رکہتا ہی سوا اس امر مین فرمانبرداری اونکی مت کر اور دنیا مین ہمراہی بخوبی ساتھہ اونکی کر فرمایا حضرت نے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ روایت کیا اسکو امام احمد اور حاکم نی عمران سی اور حکیم نی عمر والغفاری سی اور صحیحین مین ہی لَا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ یعنی جائز نہین ہی فرمانبرداری کسیکی بیچ نافرمانی خدا کی فرمانبرداری جائز نہین ہی مگر اسمین جو شرع مین جائز ہی فصل تمام حقون باپ کی سی دوستی کرنی ہی ساتھہ دوستون باپ کی اور بہلائی کرنی ساتھہ دوستون باپ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ روایت کیا اسکو مسلم نی ابی عمر سی یعنی کمال بہلائی وہ ہی کہ ملاپ اور سلوک کرے ساتھہ دوستون باپ کی پیچہی اوسکی اور صلہ مراد ہی ملاپ اور اخلاص کرنی سی ساتھہ رعایت مالی اور خدمت بدنی اور خوبی اخلاق کی فصل بیچ حق اقربا کی تمام حقون والدین سی ملاپ و بہلائی کرنی ہے ساتھہ اولاد اونکی کی یعنی ساتھہ بہائیون اور بہنون اور خالاؤن اور ان کی اور اولاد اونکی کی جسقدر نسب مین قریب زیادہ ہو اوسیقدر حق

حقوق دوستان پدر

حقوق اقربا

اوسکا زیادہ ہووی اللہ تعالی نی کئی جگہہ فرمایا ہی وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ یعنی دی صاحب قرابت کو حق اوسکا + اور سیلیی ہر شخص کو جو مالدار ہو واجب ہی اوسپر نفقہ ذی رحم محرم کا کہ مفلس ہوا ور کمانی کی قدرت نرکھتا ہوا گر مسلمان ہو فرمایا اللہ تعالی نی وَعَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ یعنی وارث پر نفقہ واجب ہی مانند نفقی اولاد کی + اور جو کوئی اپنی ذی رحم محرم کا مالک ہووی تو مالک ہوتی ہی آزاد ہو جاوی اگرچہ کافر ہو فرمایا حضرت علیہ السلام نی مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْہُ عُتِقَ عَلَیْہِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور حاکم نی سمرہ سی یعنی جو کوئی کہ مالک ہووی اپنی ذی رحم محرم کا اوپر اوسکی آزاد ہووی اور جمع کرنا دو عورتوں ذی رحم محرم کا حرام ہی کہ موجب قطع رحم کا ہوتا ہی اور اقربا ہی جو کہ محارم سی نہین ہین اگرچہ نفقہ اوسکا واجب نہین ہی لیکن صلہ اوسکا یعنی ملاپ اور سلوک کرنا اوس سی واجب ہی اور قطع رحم حرام ہی اور نا موافقت کرنی اونسی جائز نہین ہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتِ الرَّحِمُ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ

قَطَعَكِ قَالَتْ بَلیٰ یَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ یعنی خدا تعالیٰ نے
پیدا کیا خلق کو پھر جب پیدا کرنے خلق سے فارغ ہوا رحم اوٹھا اور پکڑا
حقو رحمن کا حقو ازار بند کو کہتے ہین اور یہ مجاز ہے اور مراد وہ ہے کہ
جناب الٰہی سے پناہ ڈھونڈھی اہل عرب کہتے ہین عُذْتُ بِحَقْوِ فُلَانٍ
یعنی پناہ ڈھونڈھی مین نے طرف فلانے کی۔ اللہ تعالیٰ نے رحم کو فرمایا
کہ کیا چاہتا ہے تو کہا کہ یہ مقام پناہ ڈھونڈھنے والا کا ہے فرمایا
کیا راضی نہین ہوتا ہے تو ساتھ اسکی کہ ملاؤن مین ساتھ اوسکی کہ ملاوے
تجکو اور کاٹون مین اوس سے جو کاٹے تجکو کہا ہان یعنی راضی ہوا مین
اے رب فرمایا ایسا ہی کرونگا حدیث قدسی مین آیا ہے اَنَا اللّٰہُ فَاَنَا
الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَ شَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ
وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور احمد
اور حاکم نے عبد الرحمن بن عوف سے اور حاکم نے ابی ہریرہ سے یعنی مین
اللہ ہون مین رحمن ہون رحم کو پیدا کیا مین نے اور نام اپنے سے
نام اوسکا نکالا مین نے جو کوئی اوسکو جوڑیگا مین اوسکو جوڑونگا
اور جو اوسکو کاٹیگا مین اوس سے کاٹونگا اور روایت کی بخاری نے
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلرَّحِمُ
شِجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰہُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهٗ

قطعہ یعنی رحم ملاپ کہتا ہی ساتھہ خدا کی بی کیفیت فرمایا خدا تعالی
نی جو کوئی تجکو جوڑیگا مین ساتھہ اوسکی جوڑون گا اور جو کوئی تجکو
کاٹیگا مین اوس ہی کاٹون گا اور عایشہ رض سی صحیحین مین مثل اسکی ہی
اور صحیحین مین جبیر بن مطعم سی مروی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کاٹنے والا رحم یعنی قرابت کا بہشت مین داخل نہوگا اور
بیہقی نے عبد اللہ بن اوفی سی روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت نازل نہین ہوتی اوپر جنمین کوئی شخص
قاطع رحم ہوتا ہی اور واجب ہونی مین صلہ رحم کی اور حرام ہونی
مین قطع رحم کی حدیثین بہت آئی ہین ایسی ہر کسی پر لازم ہی کہ بنسبت
اپنی خبردار رہوی تا صلہ رحم کری اور قطع رحم اوس سی ظہور مین نہ آوی

فصل حقوق بہائیون اور صلہ رحم اور عذاب حقوق اور

قطع رحم مین جامع صغیر مین ہی حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِ [illegible]
کَحَقِّ وَالِدٍ عَلٰی وَلَدِہٖ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ حق بڑے
بہائی کا چہوٹی بہائی پر مانند حق باپ کی ہی بیٹے پر یعنی نگاہ رکہنی
حرمت اور تعظیم اور توقیر اور مشورہ اوسکی کی اور تشبیہ اسمین واسطی
مبالغہ کی ہی نہ واسطی مماثلت کی روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے
ساتھہ سند ضعیف کی سعید بن عاص سی اور اسمین ہی کہ فرمایا حضرت

[illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویوقر کبیرنا
یعنی نہیں ہی ہماری طریق پر وہ کوئی کہ نہ رحم کیا اوسنے چھوٹی اپنی پر
یعنی مسلمانوں میں سی اور نہ توقیر کی بڑی اپنی کی یعنی بڑی عمر والی
کو چھوٹی عمر والی پر شفقت اور احسان اور محبت کرنی چاہیے اور ایسی
ہی چھوٹی عمر والی کو بڑی عمر والی کی توقیر اور ادب کرنا چاہیے روایت
کیا اس حدیث کو ترمذی نے ساتھہ سند صحیح کی انتہی اور حق سبحانہ
تعالی نے اوس شخص پر لعنت کی ہی جو فساد کرتا ہی زمین میں اور
قاطع رحم اور فرمایا فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی
الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم
واعمی ابصارہم یعنی قریب ہی جو منہہ پھیرو گی تم اللہ کی حکم سی یہ کہ
فساد کرو زمین میں اور قطع کرو قرابتوں اپنی کو وہی لوگ ہیں کہ
لعنت کی اونپر اللہ تعالی نے سو بہرا کردیا اونکو کہ حق بات نہیں سنتی
ہیں اور اندہی کردیں آنکھیں اونکی کہ حق بات نہیں دیکھتی ہیں اور
امام احمد حنبل نے لعنت یزید پر جائز رکھی ہی بسبب برائیوں بیشمار
اوسکی کی اور بنابر قطع رحم کرنی اوسکی کی اور ساتھہ اس آیت کی استدلال
کیا ہی اونہوں نے اسپر سوال دو قرابت داروں سی اگر ایک
ساتھہ دوسری کی بدسلوکی اور قطع رحم کری دوسری کو اوس سی قطع رحمی

جائز ہی یا نہین جواب دوسریکو لازم ہی کہ صلہ کری قطع نکری وبال قطع رحم کا قاطع رحم پر ہوگا اور برکتین صلہ رحم کی وصل کرنیوالی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُہٗ وَصَلَہَا روایت کیا اسکو بخاری نی ابن عمر سی یعنی وصل کرنیوالا وہ نہین ہی کہ نیکی کی بدلی نیکی کری وصل کرنیوالا وہ ہی کہ اگر قطع کیا جاوی اوس سی رحم وہ وصل کری یعنی عوض بدی کی نیکی کری بیت بدی را بدی سہل باشد جزا * اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ * مسلم نی ابی ہریرہ سے روایت کی کہ ایک مردنے کہا حضرت صؐ سے کہ یارسولؐ اللہ میرے اقربا ہین ہین اونسے ملاپ کرتا ہون اور وہ مجھسے کاٹتے ہین ہین ساتھ اونکے نیکی کرتا ہون اور وہ مجھسے بدی کرتے ہین اور مین اونسے بردباری کرتا ہون اور وہ مجھپر جہالت کرتی ہین فرمایا حضرت نی کہ اگر ہے تو ایسا جیسا کہ تو کہتا ہی کَمَا قُلْتَ فَاِنَّمَا تُسِفُّہُمُ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مِنَ اللّٰہِ مَعَکَ ظَہِیْرٌ عَلَیْہِمْ مَادُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی اگر ایسا ہی ہی جیسا تو کہتا ہی تو گویا تو کھلاتا ہی اونکو بہوبل گرم یعنی آگ کھلاتا ہی تو کہ ہلاکی اونکی ہی اور ہمیشہ اللہ تعالی سی تجکو مددگاری ہوگی اوپر جب تک تو اس عادت پر رہیگا

فائدہ صلہ رحم مین ثواب آخرت کی سوا دنیا مین بھی بہت فائدی ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَهٗ رِزْقُهٗ وَیُنْسَاَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ یہ روایت بخاری اور مسلم مین ہی انس سی یعنی جو کوئی چاہی کہ کشایش ہو اوسکی روزی مین اور باقی رہی ذکر اوسکا یعنی رہنی اولاد یا مانند اوسکی سی ذکر کرنیوالی خیر کی سو چاہیی کہ صلہ رحم کری اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِی الْاَثَرِ روایت کیا اسکو ترمذی نی ابی ہریرہ سی یعنی سیکھو اپنی نسبون سی اوسقدر کہ ملاؤ ساتھ اوسکی ناتون اپنی کو ای اپنی قرابت والون کو جانتی ہو تاکہ صلہ رحم کرسکو پس تحقیق کہ صلہ رحم موجب محبت کا ہی اپنی لوگون مین اور سبب زیادتی کا ہی مال مین اور باقی رہنی ذکر کا اور قاطع رحم کو سوا اسکی کہ عذاب آخرت مین ہوگا وبال دنیا مین بھی لاحق ہوتا ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَةِ الرَّحِمِ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نی ابی بکرہ سی یعنی کوئی گناہ نہین ہی زیادہ لائق اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب اوسکی کو

عذاب اور وبال دنیا مین ساتھ اسکی کہ ذخیرہ رکھا جاوی عذاب کا واسطے
اوسکی آخرت مین بغاوت کرنی سے ساتھ پادشاہ عادل کی اور قطع کرنی
رحم سی باغی اور قاطع رحم کو دنیا اور آخرت مین دونون جگہ عذاب
دیا جاویگا اور بیہقی نی بہی ابی بکر رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کُلُّ الذُّنُوبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْہَا
مَاشَاءَ اِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ قَبْلَ
الْمَمَاتِ یعنی جو گناہ ہین بخشتا ہی خدا اوسکو جو کچہ چاہتا ہی سوای ایذا
دینی مان باپ کی سو بیشک جلد پہنچاتا ہی اوسکی کرنیوالی کو عذاب
زندگی مین مرنی سی پہلی فصل جو بنظر حقوق مان باپ کی صلہ رحم
بہائیون اور بہنون اور اقربا کی ساتہ واجب ہوا تو نظر کرنی چاہئی کہ اگر
اوپر حقوق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اور پیرون اور اوستادون کی
صلہ اور نیکی کرنی ساتہ جماعت سادات اور مشائخ اور اولاد پیرون
اور اوستادون کی بہی ضرور ہی فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ
عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہہ ای محمد مین نہین مانگتا ہون
تمسی تبلیغ رسالت پر مزدوری مگر دوستی رکہنی بیچ اقربا میری کی تمکو
چاہیی اور فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ
الْعَابِدِیْنَ یعنی کہہ ای محمد ان لوگون کو جو واسطی خدا کی بیٹا ٹہراتی ہین

ف حق پیران اور استادان اور بیبیون سے اور نبی ساتہ مشائخ اور سادات

پاک ہی اللہ تعالی اوس سی اگر ہوتا واسطی رحمن کی بیٹا تو مین پہلی
عبادت کرتا اللہ تعالی پاک ہی اس ہی اسی آیت سی معلوم ہوتا ہی
کہ جس شخص کا حق کسی کی ذمی ہو تو چاہی ساتھ اولاد اوسکی کی حق ادا
کری سوال اولاد سادات اور بزرگ زادونسی اگر کوئی فاسق یا
کافر یا رافضی ہوجاوی تو ساتھ اوسکی کیا سلوک چاہی کرنا جواب
اگر فاسق ہو نصیحت کرنا چاہی اور اوسکا حق ادا کرنا چاہی اور اگر
رافضی اور مانند اوسکی ہو کہ ساتھ کفر کی پونہچا ہو اوس سی دوستی
نچاہی کرنا اللہ تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا
غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ
اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ یعنی ای مسلمانون دوستی نکرو اُن لوگون سی کہ خدا
غضب رکھتا ہی اُن پر بیشک ناامید ہین آخرت سی جیسا کہ ناامید ہین
کفار اہل قبور سی اور اللہ تعالی فرماتا ہی نوح علیہ السلام کی بیٹی کی حق
مین اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی اِنَّ اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ اِنَّمَا
وَلِیِّیَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا روایت
کیا اسکو بخاری ومسلم فی عمرو بن العاص سی یعنی آل ابی فلان نہین ہین
میری دوست سوا اسکی نہین کہ دوست میرا خدا ہی اور اچھی مسلمان

لیکن اونکو ساتہہ میری قرابت ہی ترک کرتا ہون مین اوسکو ساتہہ تر اور تو
اوسکی کی یعنی صلہ رحم کرتا ہون اون سی اس حدیث سی سمجہا جاتا ہی
کہ سادات اور پیرزادی اور قرابتی اپنی اگر کافر ہون یا رافضی یا خارجی
کہ حد کفر کو پہنچی ہون دوستی اونسی کرنا نچاہیی لیکن صلہ رحمی اور
احسان سی دریغ نرکہی فرمایا اللہ تعالی نی لَا یَنْہٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ
لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْا
اِلَیْھِمْ یعنی نہین منع کرتا ہی تمکو اللہ تعالی اون لوگون سی کہ نہین
لڑائی کی ہی اونہون نی تمسی دین کی کام مین اور نہ نکالدیا تمکو تمہاری
مکانونسی اس سی کہ نیکی کرو ساتہہ اونکی اور اس سی کہ انصاف کرو تم ساتہہ
اونکی یعنی کفار اہل ذمہ احسان اوسکی کرنا منع نہین ہی فصل اور ملاہوا
ساتہہ حق والدین کی حق دائی کا بہی ہی کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی دودہ
پینی سی جو کچہ حرام کیا ہی نسب سی اور جمع کرنا دو بہنون رضاعی کا حرام ہی
جیسا کہ جمع کرنا دو بہنون نسبی کا تا کہ موجب قطع کا نہو ابی داود نی ابی الطفیل
سی روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی واسطی دائی اپنی کی
چادر اپنی بچہادی اور اوسپر بٹہایا قسم ثالث اور قسم حقوق سی حق اون
لوگون کا ہی کہ اللہ تعالی نی انکو مظہر قہاری اور مالکیت اپنی کا بنایا اور
وہ حق بادشاہ مسلمان اور امیر مسلمان اور حق قاضی کا ہی رعیت پر اور حق

فائدہ [illegible]

خاوندکا جورو پر آور حق میان کا غلام پر آور حق گہر کی مالک کا گہر کی کون سی
کہ بندوبست ملک اور شہر آور گہر کا حکومت سی تعلق رکہتا ہی فصل
اطاعت بادشاہ اور حاکم شہر اور امیر لشکر کی واجب ہی رعیت پر اس امر
مین کہ خلاف شرع حکم نکری اگرچہ خلاف طبیعت اونکی کی ہو فرمایا
اللہ تعالی نی أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ
بادشاہ بہی اولوالامر مین داخل ہین فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ
أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ
الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ
جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ
فَإِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ مِنْهُ عَلَيْهِ لفظ وزرا
بیان سی محذوف ہی روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی جسنی
فرمان برداری کی میری اوسنی فرمانبرداری کی خدا کی اور جسنی نافرمانی
کی میری اوسنی نافرمانی کی خدا کی اور جسنی فرمانبرداری کی امیر کی اوسنی
فرمانبرداری میری کی اور جسنی نافرمانی کی امیر کی اوسنی نافرمانی میری کی
اور بادشاہ تو سپر ہی کہ لوگ کافرون سی جہاد کرتی ہین اوسکی پناہ
مین ہو کر اور بچائی جاتی ہین یعنی مکارہ سی ساتہ اوسکی سو اگر حکم کیا
اوسنی ساتہہ پرہیزگاری اور عدل کی تو اوسکو ثواب ہیگا اور اگر اور طرح کہا

تو او سیر ہوگا یعنی گناہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اِسْمَعُوا
وَاَطِيْعُوا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاسَهُ زَبِيْبَةٌ
روایت کیا اسکو بخاری نی انس سے یعنی سنو اور فرمانبرداری کرو امیر
کی اگرچہ تمپر امیر کیا جاوی غلام حبشی کہ سر اوسکا مانند دانہ انگور سیاہ
کی ہو یعنی حقیر بد صورت ہو اور فرمایا حضرت نی اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ
وَلَا طَاعَةَ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابن عمر سے اور علی سے سطح
یعنی حکم امیر کا سننا اور ماننا واجب ہی ہر مرد مسلمان پر جو کچھ خوش آوی اپنی
اوسکو یا مکروہ معلوم ہو جاتبک کہ حکم کیا جاوی ساتھ گناہ کی پھر جب حکم کیا جاوی ساتھ گناہ کی
تو جائز نہین ہی سننا اور ماننا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ
رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ
الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً روایت کیا اسکو
بخاری و مسلم نی ابن عباس سے یعنی جو کہ دیکھی حاکم اپنی سے کوئی چیز کہ مکروہ
جانی اوسکو تو چاہیی کہ صبر کری بیشک نہین ہی کوئی کہ بغاوت کری اور
جدا ہو جماعت سے مسلمانوں کی ایک بالشت بھر پھر مرین اور حال
یہ ہو مگر وہ کہ مرا ہوگا مرنا جاہلیت کا اور فرمایا حضرت نی اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ
بَعْدِيْ اَثَرَةً وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

اَدُّوا الَّذِی لَہُم حَقَّہُمْ وَاسْئَلُوا اللّٰہَ حَقَّکُمْ روایت کیا اسکو بخاری
اور مسلم نی ابن مسعود سی یعنی قریب ہی کہ دیکھوگی تم بادشاہون سی
بعد میری نفس پروری اور وہ چیزین کہ تم اونکو ناخوش کہتی ہو صحابہ
نی عرض کی کہ پھر آپ ہمکو کیا فرماتی ہین فرمایا کہ تم حق اونکا ادا کرو
اور حق اپنا خدا سی مانگو صحابہ نی عرض کی یا رسول اللہ اگر ایسی لوگ
ایسی ہون کہ حق اپنا ہم سی طلب کرین اور حق ہمارا ندین فرمایا اسمعوا
وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ روایت کیا اسکو
مسلم نی وائل بن حجر سی یعنی حکم اونکا سنو اور مانو سو بیشک واجب ہی
اونپر جو کچہ اللہ تعالی نی اونکی ذمی پر واجب کیا ہی یعنی عدل اور رعیت پروری
سی اور تمپر واجب ہی جو کچہ تمپر واجب کیا ہی یعنی اطاعت و فرمانبرداری
سی فصل اگر قاضی حکم کری موافق شرع کی تو واجب ہی کہ ساتہہ
خوشی دل کی اوسکو قبول کری کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فَلَا وَرَبِّکَ
لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی ساتہہ خدا کی ایمان نلاوینگی
جبتک کہ تجکو حاکم نکرین اوس امر مین کہ جھگڑا ہو درمیان اونکی پھر نپاوین
اپنی دلون مین تنگی اور ناخوشی اوس سی کہ حکم کیا تونی اور قبول کرین
قبول کرنا ہدایہ مین کہا ہی کہ اگر قاضی کہی کہ حکم کیا مین نی ایسی کہ اسکو

حکم قاضی کا ماننا ضرور

سنگسار کر یا اسکا ہاتھ کاٹ یا کوڑی مار تو جائز ہی بجا لانا اوسکا اور
امام ابو منصور نی کہا کہ جو قاضی عالم اور عادل ہو تو بجا لاوی اور جو
جاہل ہو اور عادل تو وجہ اوسکی پوچھی اگر وجہ معقول بیان کی تو بجا لاوی
اور نہین تو نہین اور اگر فاسق ہی تو نہ بجا لاوی مگر جبکہ بسبب حکم اوسکی کا
دیکھی فصل بیچ حق خاوند کی جورو پر اسمین حدیثین بہت ہین فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ
لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا روایت کیا اسکو
ترمذی نی اور ابو داؤد نی مانند اسکی قیس بن سعد سی اور امام احمد نی
معاذ اور ابی ہریرہ سی یعنی اگر حکم کرتا مین کسیکو کہ سجدہ کری کسیکا
تو بیشک حکم کرتا مین عورت کو کہ سجدہ کری اپنی خاوند کا اور ترمذی
نی ام سلمہ رض سی روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی جو عورت کہ خاوند اوسکا اوس سی راضی ہی داخل بہشت مین
ہوگی اور ابو نعیم نی حلیہ مین انس سی روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلعم
نی کہ جس عورت نی پانچون وقت کی نماز پڑہی اور روزی ماہ
رمضان کی رکھی اور پرہیزگاری کی اور فرمانبرداری کی اپنی خاوند
کی جاویگی بہشت مین جس دروازی سی چاہی گی اور امام احمد نی
عائشہ رض سی روایت کی کہ فرمایا حضرت نی اگر واسطی کسیکی سجدہ کا

فائدہ

حکم کرتا مین تو عورت کو حکم کرتا کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو اور اگر
خاوند اپنی بی بی کو حکم کری کہ سیاہ پہاڑ سی پتہر سفید پہاڑ مین اور
سفید پہاڑ سی پتہر سیاہ پہاڑ مین لیجاوی تو چاہیے ویسا ہی کری
ترمذی اور ابن ماجہ نی معاذ سی روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی جو عورت اپنی خاوند کو ایذا دیتی ہی تو حورین بہشت
کی کہتی ہین کہ لعنت کری تجہ خدا تجہ پر نہین ہی یہ شخص تیرا مگر مہمان
قریب ہی کہ تجہ سی جدا ہوگا طرف ہماری ف یعنی تجہسے جدا ہو کر
ہماری طرف آویگا **فصل** بیچ حق میان کی غلام پر فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ العَبْدَ اِذَا نَصَحَ سَیِّدَہٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَۃَ
اللہِ فَلَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے عبد اللہ
بن عمر سی یعنی بیشک غلام اگر خیر خواہی کری اپنی مالک کی اور اچہی
کری عبادت خدا کی دونا ثواب پاویگا اور فرمایا حضرت نی نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْکِ
اَنْ یَتَوَفَّاہُ اللہُ بِحُسْنِ عِبَادَۃِ رَبِّہٖ وَطَاعَۃِ سَیِّدِہٖ وَنِعِمَّا لَہٗ روایت
کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی کیا خوشحال ہی اس مملوک
کا کہ مر جاوی اور اچہی کری بندگی پروردگار اپنی کی اور فرمانبرداری
مالک اپنی کی کیا خوشحال ہی اوسکا اور فرمایا اوس سرور علیہ السلام
نی اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَیُّمَا عَبْدٍ

حق میان کا غلام پر

اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ روایت کیا اسکو مسلم نی
جریر سی یعنی اگر غلام بہاگ جاوی نماز اوسکی نہین قبول ہوتی اور ایک
روایت مین ہی جو غلام کہ بہاگتا ہی مالکون اپنی سی سو بیشک کافر
ہو جاتا ہی جبتک پھر نہ آوی پاس اونکی یعنی کافر نعمت ہوتا ہی اور
بیہقی نی جابر سی روایت کی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی تین شخصون کی نماز قبول نہین ہوتی ہی ایک وہ غلام کہ بہاگ جاوی
یہان تک کہ آوی پاس اپنی مالک کی اور دوسری وہ عورت کہ خاوند
اوسکا ناراض ہو اور تیسرا وہ مست یہان تک کہ ہوش مین آوی
اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً
عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ روایت کیا اسکو ابوداود نی
ابی ہریرہ سی یعنی نہین ہی ہم مین سی وہ شخص کہ ورغلانی کسی عورت کو
اوسکی خاوند سی اور کسی غلام کو مالک اوسکی سی قسم چوتہا حقوق العباد
سی حق رعیت کا ہی پادشاہ اور حاکم اور قاضی پر اور حق جوروکا خاوند
پر اور حق پرورش اور تربیت چھوٹی لڑکون کا والدین پر اور مملوک کا
مالک پر کہ نی سب امانتین خدا کی ہین حق سبحانہ تعالی نی اپنی ذات
پاک بی نیاز پر واسطی مملوکون اور بندون اپنی کی رحمت واجب
کی ہی پہر جسکو کہ دنیا مین نگہبان اور مالک کیا ہی اوسپر واجب کیا ہی

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ
مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَّھُوَ مَسْئُوْلٌ
عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ
وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْ
رَعِیَّتِھَا وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ
اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ روایت کیا
اسکو بخاری و مسلم نے عبد اللہ ابن عمر سے یعنی خبردار ہو کہ ہر ایک تم مین
سے راعی یعنی محافظ ہی اور ہر ایک تم مین سے پوچھا جاویگا رعیت
اپنی سے یعنی اونکو راضی رکھا یا ناراض بادشاہ تمام لوگون پر راعی
یعنی نگہبان ہی پوچھا جاویگا رعیت اپنی سے اور مرد اپنی گہر والون کا
نگہبان ہی پوچھا جاویگا اونسے اور عورت اپنی خاوند کی گہر اور لڑکون کو
پر نگہبان ہی اونسے پوچھی جاویگی اور غلام اپنی میان کی مال پر نگہبان
ہی اوس سے پوچھا جاویگا خبردار ہو سو ہر ایک تم راعی ہو اور ہر ایک
تم مسئول ہو ف یعنی ہر ایک اپنی اپنی امانت کا محافظ اور نگہبان
ہی اور ہر ایک اسکی خیر خواہی اور بدخواہی سے پوچھا جاوی گا اور اوسکی
موافق جزا و سزا پاویگا فصل بیچ حق رعیت کی جو بادشاہ اور امیر پر
ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَا مِنْ وَالٍ یَّلِیْ رَعِیَّتَہٗ

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ اِلَّا حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ روایت
کیا اسکو بخاری و مسلم نی معقل بن یسار سی یعنی نہین ہی کوئی والی کہ
رعیت پر مسلمانون سی والی و حاکم ہووی پہر مر جاوی اوس حال مین
کہ خیر خواہی رعیت کی نکی ہو مگر یہ کہ اللہ تعالی نی حرام کی ہی بہشت
اوسپر اور فرمایا حضرت نی اَللّٰهُمَّ مَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ
عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ
فَارْفُقْ روایت کیا اسکو مسلم نی عایشہ رضی سی یعنی ای اللہ تعالی جو کوئی
کہ مالک ہووی کامون است میری سی کسی کام کا پہر سختی کی اوسنی
اون پر سختی کر تو اوسپر اور جو کوئی کہ مالک ہووی کامون امت میری
سی کسی کام کا پہر اونہی نرمی کی اونپر سو نرمی کر تو اوسپر اور مسلم نی
عبد اللہ بن عمر سی روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نی کہ عادل لوگ نور کی منبرون پر ہونگی نزدیک اللہ تعالی کی وہ
لوگ جو عدل کرتی ہین اپنی حکم مین اور اہل مین اور اوس چیز مین کہ
مالک ہین اوسکی اور دارمی نی ابی ہریرہ سی روایت کی کہ فرمایا
حضرت نی کہ جو کوئی دس آدمی کا سردار ہوگا لایا جاویگا روز قیامت
بندہا ہوا تا کہولی اوسکو عدل یا ہلاک کری اوسکو ظلم ف یعنی جو
عادل ہوگا تو بسبب عدل کی نجات پاویگا اور جو ظالم ہوگا تو بسبب

ظلم کی ہلاک ہوگا اور فرمایا اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَقْرَبَہُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَشَدَّہُمْ عَذَابًا اِمَامٌ جَائِرٌ روایت کیا اسکو ترمذی نی ابی سعید سی یعنی بیشک بہت پیارا آدمیون کا طرف خدا کی روز قیامت کی اور بہت نزدیک لوگون کا طرف خدا کی پادشاہ عادل ہوگا اور بیشک بہت ناخوش آدمیون کا طرف اللہ کی روز قیامت کو اور بہت سخت عذاب مین پادشاہ ظالم ہوگا اور فرمایا اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یَاْوِیْ اِلَیْہِ کُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِہٖ فَاِذَا عَدَلَ کَانَ لَہُ الْاَجْرُ وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الشُّکْرُ وَاِذَا جَارَ کَانَ عَلَیْہِ الْاِصْرُ وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الصَّبْرُ روایت کیا اسکو بیہقی نی ابن عمر سی یعنی پادشاہ سایہ خدا کا ہی زمین مین آتا ہی طرف اوسکی ہر مظلوم خدا کی بندون سی پھر اگر عدل کیا تو اوسکو ثواب ہوگا اور رعیت پر اوسکا شکر واجب ہوگا اور اگر ظلم کیا تو اوسپر عذاب ہوگا اور رعیت پر صبر واجب ہوگا

فصل قاضی پر حکم کرنا ساتھ حق کی فرض ہی اور حکم خلاف شرع قریب کفر اور ظلم اور فسق کی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکَافِرُوْنَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظَّالِمُوْنَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفَاسِقُوْنَ یعنی جو کوئی حکم نکری موافق

اوسکی جو اوتارا اللہ نی وہ کافرون سی ہی اور ایک جگہہ فرمایا کہ وہ ظالمون
سی ہی اور ایک جگہہ فرمایا وہ فاسقون سی ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نی اَلْقُضَاۃُ ثَلٰثَۃٌ وَاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ
فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ
فَجَارَ فِی الْحُکْمِ فَھُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَھْلٍ فَھُوَ فِی النَّارِ
روایت کیا اسکو ابوداود اور ابن ماجہ نی بریدہ سی یعنی قاضی تین قسم
کی ہین ایک وہ کہ عالم ہو ساتھہ حق کی اور حکم کری ساتھہ حق کی بہشت
مین ہوگا دوسرا وہ کہ عالم ہو اور حکم نکری ساتھہ حق کی سو وہ دوزخ
مین ہوگا اور تیسرا وہ کہ حکم کری لوگون پر جہالت کی ساتھہ یعنی بغیر علم
کی حکم کری سو وہ دوزخ مین ہی اور ابوداود نی ابی ہریرہ سی روایت
کی کہ جو کہ قاضی ہو اور عدل اوسکا ظلم پر غالب ہو تو اوسکو بہشت ہی
اور جو کہ غالب ہو ظلم اوسکا عدل پر وہ دوزخ مین ہوگا فصل حق
مین عورت کی کہ خاوند پر ہی اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ
عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی عورتون کا خاوندون پر حق ہی جیسا کہ عورتون
پر حق مردون کا ہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فرمایا اِنَّ
مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُھُمْ بِاَھْلِہٖ روایت
کیا اسکو ترمذی نی عائشہؓ سی اور روایت کیا ترمذی نی ابی ہریرہ سی

حق مین عورت کی کہ خاوند پر ہی

نا خوش ہو اسکی یعنی بڑا کامل مومنون کا ایمان بیچ وہ شخص ہی کہ بہت
اچھا ہی ازروی خلق کی اور بہت مہربان ہی اپنی اہل پر اور فرمایا
خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي روایت کیا اسکو ترمذی
نی عائشہؓ سی یعنی بہتر تمہارا وہ شخص ہی کہ بہتر ہی واسطی اہل اپنی کی اور
مین بہتر تمہارا ہون واسطی اہل اپنے کی اور معاویہ قشیری
نے حضرت سے پوچھا کہ حق عورتون کا خاوند پر کیا ہے
فرمایا کہ کھلا اوسکو جو کھاتا ہے اور پہنا اوسکو جو تو پہنتا ہی
اور مت مار منھہ پر اوسکی اور بد مت کہہ اوسکو اور اکیلا چھوڑ کر اوسکو
نجا مگر گھر مین رہ **ف** یعنی اگر ناخوش ہو تو جورو سی تو اوسکی پاس
نسو مگر گھر ہی مین رہ اوسکو اکیلا چھوڑ کر اور گھر مین نسو کذا
فی الطیبی روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور فرمایا
حضرت نی ایک دن کہ آج کی رات بہت عورتین میری پاس آئین
اور اپنی خاوندون کی شکایت کرتی تہین وہ مرد اچھی نہین ہین
روایت کیا اسکو ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ایاس بن عبد اللہ
سی **فصل** بیچ حق شفقت کی فرزندون پر فرمایا رسول کریم صلی اللہ حق شفقت کی اولاد
علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ روایت کیا اسکو مسلم نی انسؓ سی

یعنی جو کوئی کہ پرورش کرے دو لڑکیون کو تا کہ بالغ ہون آویگا قیامت
کے روز دران حالیکہ مین اور وہ اسطرح ہونگے اور دونون انگلیان اپنے
آپس مین ملائین **ف** یعنی وہ شخص میرے ساتھ ہوگا جیسے یہ دونون
انگلیان ایک پاس ہین اور صحیحین مین عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت
میرے پاس آئی اور ساتھ اوسکے دو لڑکیان تہین مجہسے سوال کیا اوسوقت
میرے پاس فقط ایک خرما تہا وہ مینے دیا پہر اونسے وہ خرما آدہا آدہا دونون
لڑکیون کو دیا اور اپنے کچہ نہ کہایا اور چلی گئی پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تشریف لائے مینے وہ قصہ اونسے بیان کیا آپنے فرمایا
مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ
یعنی جو کہ آزمایا جاوے لڑکیون سے ساتھ کسی چیز کے یعنی کئی لڑکیان
رکہتا ہوا اور اونکے ساتھ بہلائی کرے ہونگی وہ پردہ واسطے اوسکے آتش
دوزخ سے اور یہ بہی صحیحین مین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک گنوار
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ تم لڑکونکو چومتے
ہو یعنی پیار سے اور ہم نہین چومتے ہین کہا حضرت نے اوسکو اَوَ اَمْلِكُ لَكَ
اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ یعنی اگر اللہ تعالی نے تیرے دل سے رحمت
اور شفقت دور کی ہے تو مین کیا کرون **فصل** حق مین مملوکون کے
مالک پر فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِخْوَانُكُمْ

جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ
مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَاِنْ
كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نی ابی ذر
سی یعنی بہائی تمہاری ہین کردیا ہی اسد تعالی نی اونکو تمہارا زیردست
سو جس کسی کی بہائی کو اسد تعالی زیردست اوسکا کری تو چاہیے کہ کہلاوے
اوسکو جو آپ کہاوی اور پہناوی اوسکو جو آپ پہنی اور تکلیف نہ دی اوسکو
اوس کام کی جو اوسپر مشکل ہو اور اگر کسی کام مشکل کو حکم کری تو آپ بہی
اوسمین مدد کری اور فرمایا حضرت نی اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ
ثُمَّ جَاءَ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَاْكُلْ وَاِنْ كَانَ
الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهِ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ روایت کیا
اسکو مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی جب تیار کری واسطی ایک کے تم مین سی خادم
اوسکا کوئی کہانا پہر لاوی اوس کہانی کو اور بیشک گرمی آگ اور دہوان
اوٹہایا ہی تو چاہئی کہ بٹہاوی اوسکو ساتہ اپنی تاکہ کہاوی اور اگر کہانا
تہوڑا ہو اور کہانیوالی بہت ہون چاہیی کہ رکہی اوسکی ہاتہ مین ایک
نوالہ یا دو نوالی اور فرمایا حضرت نی مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا
قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نی ابی ہریرہ سی
یعنی جو کوئی تہمت زنا کی لگاوی مملوک کو اور وہ اوس سی پاک ہو تو اسد تعالی

روز قیامت حد تہمت زنا کی ماریگا یعنی مالک کو اور فرمایا حضرت نے من ضرب غلامًا لہٗ حدًّا لم یاتہ اولطمہٗ فان کفارتہٗ ان یعتقہٗ روایت کیا اسکو مسلم نے ابن عمرؓ سے یعنی جو کوئی مارے غلام اپنے کو حد اوسکے لائق حد مار نیکی گناہ نہین کیا یا اوسکو طمانچہ مارے تو کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ اوسکو آزاد کرے اور مسلم نے ابی مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ مین اپنے غلام کو مارتا تہا تو پیچہے سے ایک آواز سنی کہ اے ابا مسعود اللہ تعالی تجہہ پر قادر زیادہ ہے اوس سے کہ تو اس غلام پر قادر ہے پہر جو پیچہے دیکہا مین نے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تہے کہا مین نے یا رسول اللہ اسکو واسطے خدا کے آزاد کیا مین نے فرمایا اگر ایسا نکرتا تو آگ تجہکو پہنچتی آخر کلام حضرت کا کہ اونکی مرض موت مین تہا کہ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین ام سلمہ سے اور احمد اور ابو داود نے علیؓ سے مانند اسکی یعنی محافظت کرو نماز پر اور رحم کرو لونڈی غلاموں کی حقوق پر اور فرمایا حضرتؐ نے ثلٰث من کن فیہ یسّر اللہ حتفہٗ وادخلہ جنّتہٗ رفق بالضعیف وشفقۃ بالوالدین واحسان الی المملوک روایت کیا اسکو ترمذی نے جابرؓ سے یعنی تین صفتین ہین جو شخص کہ اوسمین وے ہون اللہ تعالی موت اوسکی آسان کرے اور داخل کرے اوسکو اپنی جنت مین

مہربانی کرنی ضعیفون پر اور شفقت کرنی مان باپ پر اور نیکی کرنی ہی
مملوکون کی ایک مرد نی حضرت سی پوچہا کہ یا رسول اللہ کی بار خادم
سی قصور معاف کرون مین آپنی دو بار جواب ندیا تیسری بار فرمایا
کہ ہر روز ستر بار معاف کرو روایت کیا اسکو ترمذی نی عبد اللہ بن عمر
سی اور ابو داؤد نی ابن عمر سی اور فرمایا حضرت نی آگاہ ہو خبر دیتا ہون
مین تمکو ساتہہ بدترین تمہاری کی بہت برا تمہارا وہ ہی کہ کہاتا ہی
اکیلا اور مارتا ہی اپنی مملوک کو اور نہین دیتا ہی اپنی رفد یعنی مددگاری
روایت کیا اسکو رزین نی ابی ہریرہ سی معنی رفد کی اعانت اور مددگاری
کی ہین قریش مین رسم تہی کہ جو کوئی موافق طاقت اپنی کی مال لاتا
پہر مال بہت جمع ہوتا پہر اوس سی غلہ اور کشمش خریدتی اور موسم حج مین
لوگون کو کہلاتی اور شربت پلاتی سو رفد مراد اوس مال سی ہی کہ شہروالے
جمع کرتی واسطی آنی جانی والون کی اور واسطے مسکینون کی کرتی
تہی فصل مملوک جانور ہون اونپر بہی احسان کرنا ضرور ہی رسول
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ایک اونٹ دبلا دیکہا فرمایا اِتَّقُوا اللّٰہَ
فِی ہٰذِہِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوهَا صَالِحَةً
روایت کیا اسکو ابو داؤد نی سہل بن حنظلہ سی یعنی ڈرو تم خدا سی بیچ
حق ان جانورون بی زبان کی سواری کرو اونپر ساتہہ خوبی کی اور

چہوٹے واونکو ساتھ خوبی کی ف یعنی جیسی باخوبی اونپر سوار
لیتی ہو ایسی ہی اونکی کہلانی پلانی مین قصور نکرو فصل پانچوان
حقوق العباد سی حق ہمسایہ اور مصاحب اور ہم سفر کا ہی نکری کو
مظہر قرب اللہ تعالی کی ہین فرمایا اللہ تعالی نی وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ
وَلَا تُشۡرِكُوا بِهٖ شَيۡئًا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِي الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى
وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَارِ ذِي الۡقُرۡبٰى وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡبِ
وَابۡنِ السَّبِيۡلِ وَمَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ یعنی عبادت کرو خدا کی اور شریک
مت کرو عبادت مین اوسکی کسی چیز کو اور نیکی کرو ساتھ ماں باپ کی
نیکی کرنی اور ساتھ قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون اور ہمسایونکی
کہ نزدیک ہو ہمسایگی اوسکی یعنی گھر ساتھ گھر کی متصل ہو یا وہ کہ ہمسایہ
ہو اور قرابت نسب مین یا دین مین رکھتا ہو اور جو ہمسایہ ایسا نہو
اوسکی ساتھ ہی اور ساتھ یار ہم صحبت کی ابن عباس اور مجاہد اور عکرمہ
نی کہا کہ صاحب بالجنب ہم سفر ہی اور علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما
نی کہا کہ مراد اوس سی بی بی ہی اور ساتھ مسافر کی بعضی کہتی ہین کہ
ابن سبیل سی مراد مہمان ہی اور اپنی مملوک کی ساتھ یعنی احسان
کرو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اَلۡجِيۡرَانُ ثَلٰثَةٌ فَجَارٌ
لَهٗ ثَلٰثَةُ حُقُوۡقٍ حَقُّ الۡجِوَارِ وَحَقُّ الۡقَرَابَةِ وَحَقُّ الۡاِسۡلَامِ وَجَارٌ

لَہٗ حَقَّانِ حَقُّ الجِوَارِ وَحَقُّ الاِسْلَامِ وَجَارٌ لَہٗ حَقٌّ وَاحِدٌ وَھُوَ
المُشْرِكُ مِنْ اَھْلِ الكِتَابِ روایت کیا اسکو ابونعیم نی حلیہ مین اور
حسن بن سفیان اور بزازی نی اپنی مسندون مین جابر سی یعنی
پڑوسی تین قسم کی ہین ایک پڑوسی ہی اوسکی تین حق ہین حق
پڑوس کا اور حق قرابت کا اور حق اسلام کا اور ایک پڑوسی ہی
اوسکی دو حق ہین حق پڑوس کا اور حق اسلام کا اور ایک پڑوسی کا
ایک حق ہی پڑوس کا کہ وہ مشرک ہو یعنی اہل کتاب سی یعنی یہودی
یا نصرانی اور ابن عدی نی عبداللہ بن عمر سی یون ہی روایت کی ہی
کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نی کم مِن جَارٍ مُتَعَلِّقٍ
بِجَارِہٖ یَقُولُ یَارَبِّ سَلْ ھٰذَا لِمَ اَغْلَقَ عَنِّی بَابَہٗ وَمَنَعَنِی
فَضْلَہٗ روایت کیا اسکو اصفہانی نی ابن عمر سی یعنی کتنی ہمسایہ
ہین پکڑینگی اپنی پڑوسی کو دن قیامت کی اور کہینگی ہی دیگا
میری پوچھ تو اس سی کیون بند کیا اسنی اپنا دروازہ مجھ سی اور بند کیا
اپنا بچا ہوا کھانا اور بخاری نی ابن عمر سی روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نی کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو واسطی ہمسایہ کی وصیت
کرتی یہان تک کہ گمان کیا مین نی کہ قریب ہی کہ اللہ تعالی اوسکو
وارث کری اور مسلم نی ابی ذر سی روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ

وسلم نی فرمایا کہ جب گوشت پکاوی تو شوربا زیادہ کر اور پڑوسیونکی
ضیافت کر عائشہؓ نی حضرت سی پوچھا کہ یا رسول اللہ میری دو پڑوسی
ہین کسکو اونمین سی ہدیہ بھیجون فرمایا جو کہ بہت نزدیک ہو دروازہ
اوسکا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَن کَانَ یُؤمِنُ
بِاللہِ وَالیَومِ الآخِرِ فَلیُحسِن اِلیٰ جَارِہٖ وَمَن کَانَ یُؤمِنُ بِاللہِ وَالیَومِ الآخِرِ فَلیُکرِم
ضَیفَہٗ وَمَن کَانَ یُؤمِنُ بِاللہِ وَالیَومِ الآخِرِ فَلیَقُل خَیرًا اَو لِیَصمُت روایت کیا اسکو
نی اور بخاری وسلم نی ابی ہریرہ سی مانند اسکی ہی یعنی جو کہ ساتھ
خدا اور روز قیامت کی ایمان رکھتا ہو سو چاہیی کہ ساتھ پڑوسی
اپنی کی نیکی کری اور مہمان کی عزت کری اور جو اچھی بات ہو کہی
یا چپ رہی بیفائدہ نہ بولی جان کہ نیکبخت کری تجکو اللہ تعالی
کہ جو پڑوسی کہ دروازہ اوسکا جدا ہوتا ہی اوسکا حق ایسا ثابت
ہوا تو ہم صحبت اور ہمسفر کا بطریق اولی حق واجب ہی چنانچہ بسبب
ہم صحبتی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اپنی صحابہ کی کسقدر
تعریفین فرمائی ہین اور واسطی محبت اور تعظیم انکی کی مبالغہ
کیا لیکن واجب ہی کہ ہمنشینی اور دوستی ساتھ نیکونکی کری اور
ساتھ کافرون اور فاسقون کی نہ کری فرمایا حضرت نی مَثَلُ الجَلِیسِ
الصَّالِحِ وَالسُّوءِ کَحَامِلِ المِسکِ وَنَافِخِ الکِیرِ فَحَامِلُ المِسکِ اِمَّا

اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً
وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً
روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے اور ایک روایت مین یا ونکی ہی
يُحْرِقُ بَيْتَكَ اَوْ ثَوْبَكَ اَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً یعنی حال
ہمنشین نیک اور ہمنشین بدکا ایسا ہی کہ ہمنشین نیک مانند
مشک فروش کی ہی یا تجکو دیگا یا تو اوس سی خریدیگا اور نہین تو
تجکو اوس سی خوشبو پونہچی گی اور ہمنشین بد مانند دہونکنے والی
بھٹی لوہار کی ہی کہ گھر تیرا یا کپڑی تیری جلا دیگا اور نہین تو بدبو
اوس سی تجکو پونہچی گی اور یون ہی حاکم اور ابو داؤد نی انس
سی اور انہون نی حضرت سی روایت کی ہی کہ ہمسایہ نیک مانند
عطر فروش کی ہی اگر عطر تجکو نہ دیگا تو خوشبو تو تجکو پونہچی گی اور امام
احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم نی ابی سعید خدری سی روایت
کی ہی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ ہمنشینی
مت کر مگر ساتہ مسلمان کامل الایمان کی اور چاہیی کہ کہانا تیرا
نہ کہاوی مگر پرہیزگار اور بغوی نی ابی ہریرہ سی روایت کی ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ آدمی اپنی دوست کی
دین و مذہب پر ہوتا ہی سو دیکہہ تو کہ کسکی ساتہ دوستی رکہتا ہی

یون ہی بخاری و مسلم مین ابن مسعودؓ سی مروی ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی آخرت مین اوسکی ساتھہ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یعنی سب دوست دن قیامت کی آپسمین دشمن ہوجاوینگی مگر متقی لوگ **ف** یعنی یہ ایک دوسریکی دوست اور خیرخواہ رہینگی اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ لوگ روز قیامت کی دوستی کرنی پر ساتہ بری آدمیون کی افسوس کرینگی اور کہینگی یَا وَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا یعنی ای ہلاکی میری کاش نہ پکڑتا مین فلانی شخصکو دوست مولوی روم کہتی ہین ~~

دور شو از اختلاط یار بد

یار بد بدتر بود از مار بد	مار بد تنہا ہمی بر جان زند	یار بد بر جان و بر ایمان زند
صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند	تا رخندان باغ از خندان کند
صحبت نیکان ترا از نیکان کند		

صحیحین مین ابی ہریرہؓ سی مروی ہی ایک حدیث طویل مین رسول کریمؐ سی حق مین جماعت ذاکرین کی کہ جو اللہ تعالی اونپر رحمت کرتا ہی اور بخشتا ہی تمام ہمنشینون اونکی کو تو ایک فرشتہ فرشتونمی کہتا ہی ای پروردگار ایک مرد ہی گنہگار اونمین سی نہین ہی کسی کام کو آکر پاس اونکی بیٹہا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اوسکو بہی مین نی بخشا وہ ایسی لوگ ہین کہ ہمنشین اونکا بی نصیب

نہین ہوتا ہی اور اسیواسطی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہمنشین بد او رہمسایہ بد سی ساتہہ خدا کی پناہ چاہی ہی طبرانی نی عقبہ
بن عامر سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا
مین کہتی تہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَۃِ السُّوْءِ
وَمِنْ لَیْلَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ
یعنی الٰہی پناہ ڈہونڈہتا ہون مین ساتہہ تیری بُری دن سی اور بری
ساعت سی اور بُری رات سی یعنی اوس دن اور اوس ساعت اور
اوس رات سی کہ اوسمین برائی واقع ہو اور ہمنشین برے سی اور ہمسا
برے سی یعنی ہمنشین او رہمسایہ سی کہ مصدر برائی کا ہو اور ہمسایہ کہ خانہ
اقامت مین ہمسایہ ہو اور واسطے بچاو ہمسایہ بد کی رسول کریم نی
بیع کرنے مین زمین کی حق شفعہ واجب کیا ہی فائدہ سو اہل شفعہ کو
چاہیے کہ اگر خریدار نیک مرد ہی تو طلب شفعہ نکری اور جو برا ہو
تو خرید لی اوسکی سی راضی نہو چہٹا قسم حقوق العباد سی حق عامہ
مومنین کا ہی خاص کر اونمین سی حق اس کیکا ہی کہ عاجز و ضعیف
اور یتیم او رمسکین یا بیمار یا بیوہ ہو اور حق مسافر اور مہمان کا کہ آدے
فرمایا اللہ تعالی نی وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ
وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ اور فرمایا اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ

حق عامہ مومنین

وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ یعنی نیک کام کرنیوالا وہ ہی جو دیوی مال
اوپر دوستی خدا کی قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون
اور سائلون کو اور بیچ آزاد کرنی غلامون کی اور فرمایا اللہ تعالی نی
فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ یعنی یتیم پر قہر مت کر اور سائل
کو مت جھڑک اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ
فِی الْجَنَّةِ هٰكَذَا روایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ابو داؤد اور ترمذی
نی سہل بن سعد سی یعنی مین اور بوجھ اوٹھانیوالا یتیم کا جنت مین سطرح
ہونگی اور اشارہ کیا اپنی دو انگلیونسی یعنی دو انگلیان ملا کر اور فرمایا مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ
وَضِيَافَتُهٗ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ روایت کیا
اسکو بخاری و مسلم نی ابی شریح الکعبی سی یعنی جو کہ ایمان رکھتا ہو خدا
اور روز قیامت پر تو چاہیی کہ بزرگی کری اپنی مہمان کی ایک
رات دن اوسکی مہمانی مین چاہیی تکلف کری اور مہمانی تین دن
تک ہی اور بعد اوسکی صدقہ ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلَى الْفَرَسِ روایت کیا اسکو ابو داؤد
نی امام حسین ابن علی رضی اللہ عنہما سی اور احمد نی امام حسین سی یعنی
سائل کا حق ہوتا ہی اگرچہ گھوڑی پر چڑھ کر آیا ہو یعنی اگرچہ غنی ہو

حالانکہ سوال کرنا نبی کو حرام ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فی لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتَّۃٌ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَ
یُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَیَتَّبِعُ جَنَازَتَہٗ
اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَہٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد نے علی سے اور نسائی نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی یعنی
مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہین سلام کری اسکو جب ملاقات کری
اور جواب دی جو بلاوی یا قبول دعوت اوسکی کری اور یرحمک اللہ
کہی جو چھینک کر الحمد للہ کہی اور پوچھا کری جو بیمار ہوا اور اوسکی جنازی کی
ساتھ جاوی جو مرجاوی اور دوست رکھی اسکی واسطی جو کچھ دوست رکھی
واسطی اپنی جانکی اور اصفہانی نی علی سے اور اونہون نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے بیشک اگر ایک تمہارا چھوڑے
یرحمک اللہ کہنا واسطی بھائی اپنی کی جب وہ چھینک کر الحمد للہ کہی
تو مطالبہ کریگا وہ روز قیامت کی اور یونہی ابونعیم نی سعید بن
جبیر سے روایت کی اور مسلم نے ابی موسی سے روایت کی کہ اگر کوئی
بعد چھینکنی کی الحمد للہ کہی تو واسطی اوسکی یرحمک اللہ کہین اور جو
نہ کہی تو نہ کہین اور بخاری و مسلم نے ابی سعید خدری سے روایت کی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پرہیز کرو راہون پر بیٹھنی سے

کہا صحابہ نی یا رسول اللہ ہم راہون پر بیٹھنی سی چارہ نہین رکھتی فرمایا
کہ تو راہ کا حق ادا کرو کہا اُنہون نی کہ حق راہ کا کیا ہی فرمایا کہ آنکھہ بند
کر لینا حرام سی اور ایذا نہ پونچانا اور سلام کا جواب دینا اور حکم کرنا ساتھہ
مشروع کی اور منع کرنا نا مشروع سی ف یعنی اچھی باتون کا لوگون کو
حکم کرنا اور بُری باتون سی منع کرنا اور ابو داؤد نی عمرؓ سی اس قصی مین
زیادہ کیا اور فریاد رسی کرو رنج رسیدہ کی اور راہ بتاؤ راہ بھولی ہوئی کو
فرمایا اللہ تعالی نی وَاِذَا حُیِّیتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوا بِاَحْسَنَ مِنْہَا اَوْ رُدُّوْهَا
اِنَّ اللہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیبًا یعنی جب کوئی سلام کری تمکو تو جواب دو ما نند
اوسکی یا بہتر اوس سی یعنی جواب مین السلام علیکم کی کہو وعلیکم السلام
یا ملاؤ اوسمین ورحمۃ اللہ یا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مسلم نی ابی ہریرہ سی
روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی داخل بہشت
مین نہوگی یہان تک کہ ایمان لاؤ اور ایمان کامل نہوگا یہان تک
کہ آپس مین دوستی کرو پھر فرمایا کہ خبر دون مین تمکو اوس چیز کی جس سے
آپس مین تم دوست ہو اَفْشُوا السَّلَامَ عَلَیْکُمْ یعنی بہت کرو آپسمین
سلام اور بیہقی نی ابن مسعودؓ سی آور اونہون نی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سی روایت کی کہ جو کوئی پہلی سلام کرتا ہی پاک ہوتا ہی تکبر سی
کسی نی حضرت سی پوچھا کہ اسلام کی عادتون سی کون عادت بہتر ہی

فرمایا کہ ملا تو کہانا اور کرتو سلام ہر کسیکو خواہ پہچانی تو اوسکو یا نہ پہچانی
تو آیت کریمہ اذا حییتم اگرچہ حق مین سلام کی نازل ہوی لیکن ساتھ
عموم لفظ کی دلالت رکہتی ہی اس بات پر بہی کہ کوئی مسلمان ساتھ
کسی مسلمان کی جو کچہ نیکی کری جیسے بہیجنا تحفہ یا ذکر خیر یا اشارہ سلام
کا ساتھہ ہاتہہ کی پہر یا تواضع کرنا یا کہڑی ہونا یا مصافحہ یا معانقہ کرنا یا
مانند انکی کہ دلیل اظہار محبت کی ہووی طرف ثانی کو چاہیئی کہ بدلہ اوسکا
مانند اوسکی کری یا بہتر اوس سے کری کلمہ ان اللہ علی کل شیٔ حسیبا
اس پر دلالت رکہتا ہی یعنی اللہ تعالی ہر چیز پر حساب کرنیوالا ہی احمد
اور ترمذی نی ابی امامہ سی روایت کی کہ حضرت نی فرمایا پورا سلام تمہارا
مصافحہ ہی یعنی سلام کی بعد مصافحہ بہی کر لیا کرو تا کہ پورا ثواب سلام
کا پاؤ اور فرمایا حضرت نی آپس مین مصافحہ کرو کینہ دور ہو اور آپس مین
تحفہ بہیجو محبت زیادہ ہو اور کینہ جاتا رہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم نی کہ اگر دو مسلمان آپس مین مصافحہ کرین تو کوئی گناہ باقی
نرہی سب گر پڑین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ابو ذر کو بغل مین
لیکر فرمایا کہ یہ کام بہت اچہا ہی روایت کیا اسکو ابو داؤد نی یہ روایت
بعینہ ساتہہ ان الفاظ کی جو اصل نسخہ حقیقۃ الاسلام مین ہی ہر چند
اسکو ابو داؤد اور جامع الوصول اور مشکوۃ شریف مین دیکہا گیا

مگر حدیث نہین ملی بلکہ یہ روایت ابو ذر کی اسطرح کتب مذکورہ مین آئی
بن بشر سی مروی ہی کہ نقل کی اونہون نی ایک شخص سی کہ وہ بنو عنزہ
سی تہا کہا اوسنی کہ کہا مین نی ابو ذر سی کہ کیا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مصافحہ کرتی تمسی جسوقت کہ ملتی تم اوسنی کہا ابو ذر نی نہین ملاقات
کی مینی اونسی کبہی مگر کہ مصافحہ کیا آپنی مجہ سی اور بہیجا میری پاس ایک دن
یعنی شخصکو بلانے کی لیے اور تہا مین اپنی گہر مین پس جب آیا مین تو خبر
دیا گیا مین پس آیا حضرت صلعم کی پاس آ وہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی تخت پر
پس گلی سی لگایا مجہکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی بسبب
راحت اور برکت کی نقل کی ابو داؤد نی واللہ اعلم بالصواب اور آنحضرت[۴]
نی فرمایا لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ
هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَءُ بِالسَّلَامِ روایت
کیا اسکو بخاری ومسلم نی ابو ایوب انصاری سے یعنی حلال نہین ہی
کسی مرد کو کہ ترک کری ملاقات بہائی اپنی کی تین دنسی زیادہ ملاقات
کرین دونون پہر منہہ پہیرین ایک دوسریسی بہتر انہین سی وہ ہی جو
سبقت کری سلام کرنی مین اور ابو داؤد نی حضرت عائشہ سی اور انہون
نی حضرت[۴] سی روایت کی کہ فرمایا کہ مسلمانکو جائز نہین ہی کہ زیادہ تین
دن سی چہوڑدی بہائی کو پہر جب ایک نی دوسریسی ملاقات کی

اور سلام کیا تین بار اور اوسنی جواب نہین دیا تو گناہ دونون کا اسی
اوپر لیا اور احمد اور ابو داؤد نی ابی ہریرہ سی روایت کی کہ آنحضرتؐ
نی فرمایا کہ حلال نہین ہی مسلمان کو کہ بہائی مسلمان اپنی کو زیادہ تین
دن سی چہوڑدی اگر زیادہ تین دن سی ترک کریگا مریگا دوزخ مین
داخل ہوگا اور ابو داؤد نی ابی ہریرہ سی اور روایت مین بعد مضمون
مذکور کی نقل کیا جو تین روز گذرین تو چاہی کہ ایک دوسری سی ملی اور
سلام کری اوسنی جواب دیا تو دونون ثواب مین داخل ہوئی اور جو
جواب ندیا تو گناہ اوسپر باقی رہا اور اوسنی گناہ سی جدائی کی اور باہر ہوا
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نی اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ
فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا
تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا
تَنَافَسُوْا روایت ہی ابی ہریرہ سی یعنی دور رہو بدگمانی سی کہ بدگمانی
بڑی جہوٹی بات ہی یعنی اگر کوئی کسیکا عیب بیان کری تو نہ سنو
او جاسوسی نکرو یعنی بیچ عیبون آدمیون کی کوشش کرکی دریافت
کرنا اور آپس مین حسد نکرو کہ غیر کی بہتری دیکہہ کر ناخوش نہو اور آپس مین
بغض اور عداوت نکرو اور آپس مین ساتہ ایک دوسری کی پشت پیچہے پہیر
رو گردانی نکرو اور رہو بندی خدا کی آپس مین بہائی اور ایک روایت مین

آیا ہی وَلَاتَنَافَسُوا یعنی ہر کوئی اچھی چیز اپنی طرف نہ کھینچے کہ دوسرے کی اس مین شراکت پہنچا ہی اور فرمایا اوس علیہ الصلوۃ والسلام نی کہ دروازی بہشت کی دوشنبی اور پنجشنبی کو کھلتی ہین اور اللہ تعالی ہر مسلمان کو بخشدیتا ہی مگر اون دو شخصون کو جو آپس مین عداوت رکھتی ہون اور کہتا ہی چھوڑدو انکو یہانتک کہ آپس مین ملاپ کرین روایت کیا اسکو مسلم نی ابی ہریرہ سی اور مروی ہی کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نی کہ روز قیامت کی ایک مرد ایک مرد کو پکڑیگا وہ کہیگا کہ تو مجھسی کیا کام رکھتا ہی مین تجھکو نہین پہچانتا ہون وہ کہیگا کہ تو مجھکو برا کام کرتی دیکھتا تھا یعنی مین برائی کرتا تھا اور تو دیکھتا تھا اور مجھکو منع نہین کرتا تھا یعنی منع کرنا خلاف شرع کامون سی فرض ہی اور جو جانی کہ وہ مانیگا تو نہین تو بھی اور فرمایا حضرت نی لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی جریر بن عبداللہ سی یعنی رحم نہین کرتا ہی خدا اوسپر جو نہین رحم کرتا ہی لوگونپر اور فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نی عبداللہ بن عمر سی یعنی رحم کرنیوالونکو رحم کرتا ہی رحمن رحم کرو زمین والون پر رحم کری تمپر اللہ تعالی کہ حکم اوسکا جاری

آسمان ہین اور رحم کرین فرشتے آسمان کی اور فرمایا مَن لَمْ یَرْحَمْ
صَغِیْرَنَا وَلَمْ یَعْرِفْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا روایت کیا اسکو بخاری نی آدب
مین اور ابوداود نی ابن عمر سی یعنی جسنی نہ رحم کیا ہماری چہوٹی پر
اور نہ پہچانا حق ہماری بڑیکا سو وہ ہم مین سی نہین ہی آور فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی نہین ہی جہوٹہ بولنی والا وہ
جو ملاپ کرادی لوگون مین اور کہے نیک بات اور پونہچاوی پیغام
نیک اس حدیث کو بخاری ومسلم نی ام کلثوم بنت عقبہ سی روایت
کی ہی اور احمد اور ترمذی نی اسماء بنت یزید سی روایت کی کہ فرمایا
حضرت نی حلال نہین ہی جہوٹہ بولنا مگر تین جگہہ جہوٹہ بولنا بی بی
اپنی سی اوسکی راضی کرنیکو اور جہوٹہ بولنا جنگ کفار مین یعنی
اوسطرح سی کہ عہد شکنی نہو اور جہوٹہ بولنا واسطی صلح کی لوگونمین
اور فرمایا حضرت نی اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ
وَالصَّلٰوۃِ یعنی حضرت نی صحابہ کو فرمایا کہ خبر دون مین تمکو اوس چیز
کی کہ افضل ہو درجی مین روزی اور صدقی اور نماز سی عرض کی
صحابہ نی کہ ہان خبر دیجئی یارسول اللہ فرمایا اَلَا صَلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ
وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ هِیَ الْحَالِقَۃُ یعنی ملاپ کرانا لوگون مین افضل
ہی روزی اور صدقی اور نماز سی اور فساد کرنا لوگون مین حالقہ ہی

یعنی تراشنی والا اور دور کرنیوالا دین کا روایت کیا اسکو ابو داود
اور ترمذی نی ابی الدرداء سی اور کہا یہ حدیث صحیح ہی اور فرمایا حضرتؐ
نی دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ
لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ لٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ روایت کیا اسکو احمد اور
ترمذی نی زبیرؓ سی یعنی آئے طرف تمہاری ایک بیماری جو اگلی امتون
مین تہی آپس مین حسد اور بغض کرنا یہ صفت حالقہ ہی یعنی
تراشنی والی نہین کہتا ہون کہ بالونکو تراشتی ہی بلکہ دین کو تراشتی
ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بچو حسد سی بیشک
حسد کہاتا ہی نیکیونکو جیسی کہاتی ہی آگ لکڑی کو روایت کیا
اسکو ابو داود نی ابی ہریرہ سی اور فرمایا حضرت علیہ السلام نی
اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ روایت کیا اسکو ترمذی
نی ابی ہریرہ سی یعنی بچو بدی سی درمیان لوگون کی کہ یہ صفت
تراشنی والی ہی دین کو اور فرمایا حضرت نی مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ
مَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور ترمذی
نی ابی صرمہ سی یعنی جو کوئی ضرر پونہچاتا ہی اوسکو ضرر پونہچاتا
ہی اللہ اوسکو اور جو کوئی مشقت مین ڈالتا ہی اوسکو مشقت
مین ڈالتا ہی اللہ اوسکو اور ترمذی نی ابی بکر صدیقؓ سے

روایت کی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی کہ ملعون ہی
وہ شخص جو مومنونکو ضرر پونہچاتا ہی یا فریب کرتا ہی ساتہ انکی
اور ابو داؤد نی سعید بن زید سی اور وہ سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ فرمایا بدترین ربا زبان درازی
کرنا ہی بیچ آبرو کسی مسلمان کی ناحق اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذِرْہُ وَلَمْ یَقْبَلْ
عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ روایت کیا اسکو
بیہقی نی جابر سی یعنی جو کوئی عذر چاہی طرف بہائی اپنی کی اور وہ
عذر قبول نکری ہوگا گناہ اوسپر مانند گناہ صاحب اہداری کی صاحب
مکس لوگ وہ سکو کہتی ہین جو راہ مین بیٹہکر سوداگرون اور مسافرون سی
بغیر حق شرعی کی کچہ چیز مال اونکی سی لیتا ہی اور یہ بڑا گناہ ہی جان تو
نیک بخت کری تجکو اللہ تعالی کہ حق دینی بہائی بندونکا بہت
ہی سب حقون سی اسواسطی کہ حق قرابت نسبتی کی واسطے
ماں باپ ہین اور بہائی بندی دینی مین واسطہ خدا اور رسول
کی ہیں باپ سب مومنون کی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی
بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُہُمْ اور قرارت
مین اُبی بن کعب کی پڑہا گیا وَہُوَ اَبٌ لَّہُمْ یعنی نبی صلی اللہ علیہ

حق دینی بہائی بندی

و آلہ وسلم اولی ہین ساتہہ تصرف کی مومنین جانون اونکی ہیی اور
بیبیان حضرت کی مائین ہین مومنون کی اور حضرت باپ ہین
مومنون کی اور اسیواسطی اللہ تعالی نی فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ یعنی سب مومن آپس مین بہائی ہین سو صلح
کرو درمیان بہائیون اپنی کی بنا بر بہائی بندی دینی کی ملائکہ واسطے
مومنون کی استغفار کرتی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ
الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا الآیہ اور فرماتا ہی اَلْمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ
لِمَنْ فِی الْاَرْضِ یعنی حاملان عرش اور وہ ملائکہ جو گرد اوسکی ہین تسبیح
کرتی ہین ساتہہ حمد پروردگار اپنی کی اور مغفرت مانگتی ہین واسطے
اون لوگون کی جو ایماندار ہین اور ملائکہ تسبیح کرتی ہین ساتہہ حمد
پروردگار اپنی کی اور واسطی اہل زمین کی مغفرت چاہتی ہین سوال
اگرچہ بہائی بندی دینی کا بہائی بندی نسبی اور اور حقوق نسبی بالاتر ہی
تو پہر تونی بہائی بندی نسبی کو کیون پہلی لکہا اور اللہ تعالی فرماتا ہی
وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُہُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُہَاجِرِیْنَ یعنی اقربای نسبی بعضی ساتہہ بعضی کی اولی اور بہتر ہین
مومنون اور مہاجرون سی اور اسیلیی میراث قرابت نسبی مین ہی قرابت

اسلامی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اَلصَّدَقَۃُ عَلَی
الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ وَھِیَ ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَۃٌ وَصِلَۃٌ روایت کیا
اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی سلیمان بن عامر سی
یعنی صدقہ دینا مسکین کو ثواب ایک صدقی کا رکھتا ہی اور وہ
قرابتی کو دینا دو ثواب رکھتا ہی ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحم کا
جواب قرابت نسبی وغیرہ جسکا ذکر ہوا ہی اون سب مین اسلام
شرط ہی اور سب جگہ اسلام معتبر ہی معنی آیت کی وہ ہین کہ قرابت والے
جو مسلمان ہین مومنون سی اور مہاجرین جو قرابت نسبی نہین رکھتی
وہ بہتر ہین اور وارث مقدم اور مراد حدیث کی وہ ہی کہ صدقہ دینا
مسکین مسلمان اجنبی کو ایک ثواب رکھتا ہی اور ذی رحم کو دینا جو
مسکین اور مسلمان ہو دو ثواب رکھتا ہی اسلیے قرابتی اگر کافر ہون
میراث انکو نہین پہونچتی بلکہ عامہ مومنین کو پہونچتی ہی اور بیت المال
مین کہ خزانہ عامہ مومنین کا ہی داخل کیا جاوی اگر باپ بھی کافر ہو اگرچہ
نفقہ اوسکا بیٹی پر واجب ہی لیکن محبت اور دوستی اوس سی کرنا نچاہیی
بلکہ بیزاری کرنا چاہیی فرمایا اللہ تعالی نی مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ
لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ وَمَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰھِیْمَ لِاَبِیْہِ اِلَّا عَنْ

مَوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ اَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ يعنى
نہين لائق ہوتا نبى كو اور مومنون كو كہ مغفرت چاہين واسطى مشركون كى
اگرچہ وہ ہون قرابتى بعد اسكى كہ ظاہر ہو واسطى اونكى كہ وہ دوزخى ہين
اور نتہا مغفرت چاہنا ابراہيم عليہ السلام كا واسطى باپ اپنى كى مگر سبب
وعدى كى كہ اونكى باپ نى اونسى وعدہ كيا تہا كہ مسلمان ہونگا پہر جب
ظاہر ہوا اونكو كہ يہ خدا كا دشمن ہى اوس سى بيزارى كى **فائدہ** حديث
كُلُّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا نَسَبِىْ وَصِهْرِىْ حديث
صحيح ہى ابن عساكر نى ابن عمرؓ سى روايت كى يعنى ہر قرابت نسبى اور قرابت
خسرى اور دامادى كہ ہووى وہ قيامت كى روز منقطع ہو جاويگى مگر
قرابت نسبى اور صہرى ميرى مراد حضرت كى يہ نہين ہى كہ قرابت
سب مومنون وغيرہ كى منقطع ہو جاويگى مگر قرابت پاك ميرى بلكہ
مراد وہ ہى كہ تمام مسلمان فرزند ميرى ہين نسب اور صہر مومنونكا
منقطع نہوگا نسب اور صہر كافرونكا منقطع ہوگا دليل اس تفسير پر وہ ہى
كہ اللہ تعالى مومنون كى حق مين فرماتا ہى وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ
ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ
مِّنْ شَيْءٍ يعنى وہ لوگ كہ ايمان لائى ہين اور اولاد اونكى تابع اونكى
ہى ايمان مين اونكى اولاد كو بہشت مين ساتہ مرتبى باپون كى خدا ملاد

ہم اور یہاں باپونکی سی کچہ کم نکرین گی ہم آور یہی اللہ تعالی فرماتا ہے
وَمَا اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا یعنی تمہاری مال اور اولاد ایسی نہین کہ قریب کردین تمکو
ہماری مگر اوس شخصکو کہ ایمان لایا اور نیک کام کیا یعنی اوسیکا
مال اور اولاد نیک سوجب قرب الٰہی کا ہوتی ہی اور کافرونکی حق
مین فرمایا فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ یعنی نسب اونکی درمیان
اونکی نرہینگی روز قیامت کی فرمایا تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ منقطع
ہوجاوینگی ناتی اور رشتی ان آیتون اور حدیثون نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی سی معلوم ہوتا ہی کہ نسب مومنون مین باقی رہیگا اور
ایک دوسریکو مفید ہوگا بسبب قرابت کی اور بسبب دوستی کی ہی
اور کافرونکو کچہ فائدہ نکریگا یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یعنی قیامت کو بہاگیگا مرد اپنی بہائی سی اور اپنی ماں
باپ سی اور اپنی جورو سی اور اپنی اولاد سی اور دوست اوس دن
دشمن ہوجاوینگی مگر متقی لوگ غرض اس کلام سی وہ ہی کہ سب
حقون مذکورہ مین جو کوئی اسلام اور تقوی مین افضل اور زیادہ
قوی ہوگا وہی واسطی دوستی اور صلہ رحم کی اولی اور زیادہ حقدار ہوگا

ساتوین قسم

والله اعلم ساتوین قسم اور بعضی حقوق ہی وہ ہی کہ بندہ اپنی اختیار
سی اپنی اوپر لازم کرلی اور یہ اللہ تعالی کی حقون مین بہی ہی اور
آدمیون کی حقون مین بہی ہی اور ہر ایک انمین تین قسم پر ہی قسم پہلی
وہ ہی کہ سبب واجب ہونے اوسکی کا عبادت ہووی دوسرا وہ کہ سبب
واجب ہونی اوسکی کا گناہ ہووی تیسرا وہ کہ سبب واجب ہونی

[illegible]

اوسکی کا کوئی امر مباح ہو فصل حق اللہ تعالی کا کہ سبب واجب
ہونی اوسکی کا طاعت ہی وہ نذر ہی ساتھ عبادت کی اگر نذر کرے
ساتھ عبادت مقصودہ کی کہ جنس اوس عبادت کی فرض ہووی جیسی
نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج وہ نذر بدون شرط کی ہو یا ساتھ اس شرط
کی کہ موجب شکر کا ہو نعمتون دینی یا دنیوی سی چنانچہ کہی کہ جب بیمار
میرا چنگا ہوجاوی یا کوئی گیا ہوا آجاوی تو روزہ رکھون گا مین پورا
کرنا ایسی نذر کا فرض ہی بعد واجب ہونیکی یعنی بسبب پائی جانے
شرط کی بیچ صورت ثانی کی فرمایا اللہ تعالی نی ولیوفوا نذورہم
یعنی اور چاہیی کہ پوری کرین منتین اپنی اور جو کچہ ساتھ عبادت
غیر مقصودہ کی کری چنانچہ نذر کری کہ واسطی ہر نماز کی تازہ وضو
کیا کرونگا پورا کرنا اوسکا مستحب ہی واجب نہین ہی اور نذر ماننا ساتھ
کسی گناہ کی باطل ہی چنانچہ کہی کہ جو فلانا بیمار میرا چنگا ہوجاوی تو

تو گیت گواؤن گا یا ناچ کراؤن گا فرمایا حضرت نے لا نذر فی معصیۃ
اللہ یعنی نذر کرنا ساتھہ گناہ کی جائز نہین ہی اور نذر ساتھہ کسیکی مر مباح
کی بہی لغو ہی اور نذر کرنا سوای خدا کی واسطی پیغمبر یا کسیکی ولی کی بہی
گناہ ہی قریب شرک کی فصل بیچ حق اللہ تعالی کی کہ سبب
اوسکا امر مباح ہی مانند کفارہ قسم کی بعضی اوقات مین اور قضا
رمضان کی بعد افطار مسافر یا بیمار کی واسطی روزہ رمضان کی کہ
سبب واجب ہونی قضا کا ہی فصل بیچ حق اللہ تعالی کی کہ سبب
اوسکا معصیت ہی مانند حدود کی کہ بسبب زنا یا چوری یا شراب پینی
یا تہمت لگانی زنا کی واجب ہوتی ہین اور کفاری کہ بسبب افطار
روزی کی یا بسبب قتل خطا کی یا ظہار کی واجب ہوتی ہین فصل بیچ
حق العباد کی کہ سبب اوسکا طاعت ہی جیسا کہ وفا کرنا کسی کی عہد کا
کہ ضرور ہی فرمایا اللہ تعالی نی وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ
مَسْئُوْلًا یعنی وفا کرو عہد کو بیشک عہد پوچھا جاوی گا ساتھہ اوسکی
فرمایا حضرت نی اَلْعِدَةُ دَيْنٌ روایت کیا اسکو طبرانی نی علی اور
ابن مسعود سی اور روایت کیا ابن عساکر نی علی سی اور اونہون نی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اَلْعِدَةُ دَيْنٌ وَيْلٌ لِمَنْ وَعَدَ ثُمَّ
اَخْلَفَ وَيْلٌ لِمَنْ وَعَدَ ثُمَّ اَخْلَفَ وَيْلٌ لِمَنْ وَعَدَ ثُمَّ اَخْلَفَ یعنی

وعدہ خلافی قرض کا رکھتا ہی ہلاکت ہی اوسکی جو وعدہ کری پھر وفا
نکری یہ کلمہ تین بار تاکیدا فرمایا اور بخاری و مسلم مین ابی ہریرہ سی
مروی ہی کہ حضرت نی فرمایا اٰیَۃُ المُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَاِنْ
صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ
وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ یعنی نشانی منافق کی تین ہین
مسلم مین زیادہ لایا اور کہا اگرچہ روزہ رکھی اور نماز پڑھی اور کہی کہ
مین مسلمان ہون ایک نشانی وہ کہ جب بات کہی جھوٹھ کہی اور
جب وعدہ کری وفا نکری اور جب اوسکو امانت سونپی جاوی خیانت
کری اور عبد اللہ بن عمر سی مروی ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی کہ چار چیزین ہین جسمین یہ چارون ہون وہ منافق ہی جب
اوسکو امانت سونپی جاوی خیانت کری اور جب بات کہی جھوٹھ
کہی اور جب عہد کری پورا نکری اور جب لڑی جھگڑی تو
کسیکی گالی دی اور حق العباد کہ سبب اوسکا ایک امر مباح ہو وہ
وہ قرض ہی اور مانند اوسکی کہ سبب مول لینی اور بیچنی اور اجارہ
دینی اور اجارہ لینی اور عاریت لینی اور امانت لینی اور قرض لینی
اور نکاح اور مانند اوسکی کی لازم ہوتا ہی واکثر انکی قولا کہ لینی مشتری
بیچی ہوی مال کا بعد قبض کرنی قیمت کی خریدار لی اور ...

شرمگاہ کا خاوند کو اور سونپنا مکان کا صاحب شفعہ کو اور پورا دینا
قیمت کا اور قرض اور مہر اور اُجرت کا اور پھیر دینا عاریت کا اور امانت
کا اور مانند اونکی کا فرائض سی ہی اور حقوق اللہ تعالی کی سی کہ احتمال
مغفرت کا رکھتی ہین اولی واسطی ادا کی ہین اور ضایع کرنا ان حقونکا
اور نہ ادا کرنا قرضونکا احتمال عدم مغفرت ہونی کا ہی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ روایت
کیا اسکو مسلم نی عبد اللہ بن عمر سی یعنی بخشا جاویگا واسطی شہید
کی ہر ایک گناہ سوای قرض کی اور فرمایا مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ روایت
کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی دیر کرنا مالدار کا ادای
قرض مین ظلم ہی ایک جنازہ آگی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی
لایا گیا پوچھا آپ نی کیا اسپر کسی کا قرض ہی کہا لوگون نی نہین
آپنی اوسپر نماز پڑہی اور ایک جنازہ آیا پوچھا کہ اسپر کسیکا قرض
ہی کہا لوگون نی ہی پوچھا کچہ مال چھوڑا ہی کہا لوگون نی ہان
تین دینار آپ نی اوسپر نماز پڑہی تیسرا جنازہ آیا پوچھا اسپر کسیکا
قرض ہی کہا لوگون نی ہان تین دینار پوچھا کچہ مال چھوڑا کہا لوگون
نی نہین فرمایا تم اسپر نماز پڑہو یعنی مین نہین پڑہتا تم پڑھو ابو قتادہ
نی کہا یا رسول اللہ اسکا قرض مینی اپنی اوپر لیا آپ نماز اسکی پڑہین

تہدید ادای قرض

اوسوقت اپنی نماز پڑہی بخاری نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی اور
بغوی نے شرح السنہ مین ابی سعید خدری سے روایت کی کہ ایک
جنازہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچہا کہ اسپر قرض ہے
کہا لوگون نے ہان پوچہا حضرت نے کہ موافق اداے قرض کے مال
چہوڑا ہے کہا نہین فرمایا آپ نے کہ تم اوسکی پڑہو حضرت علیؓ نے کہا
کہ اوسکا قرض مین نے اپنی ذمے لیا اوسوقت آپنے نماز پڑہی اور
فرمایا علیؓ کو کہ اللہ تعالی تجکو بندسے ہائی دیوے جیسے تونے اپنے
یارکو بندسے رہائی دی مسلم نے ابی قتادہ سے روایت کی کہ ایک مرد
نے کہا یا رسول اللہ اوس حال مین کہ جنگ کفار پر ہو نہ مینے کیا ہو
اور پیٹہ نہ دی ہو تو کیا اللہ تعالی گناہ میرے بخشیگا فرمایا ہان مگر قرض
اسطرح جبرئیل نے مجہکو کہا اور واسطے اداے مہر کے اللہ تعالی فرماتا ہے
وَاٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً یعنی عورتونکو دو مہر اونکے خوشدلی
سے یا مال حلال سے بے شبہہ یا بنابر دیانت کے اور فرمایا اَعْطُوا الْاَجِيْرَ
اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے
اور ابو یعلی نے ابی ہریرہ سے اور طبرانی نے جابر سے اور حاکم اور ترمذی
نے انسؓ سے یعنی مزدور کو دو مزدوری اوسکی پہلے اسکے کہ نہ سوکہے پسینا
اوسکا اور فرمایا حضرت نے اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ

لَعَنَتْہَا الْمَلٰئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی
جب مرد اپنی بی بی کو اپنی بچھونی پر بلاوی اور وہ انکار کری پہر مرد خفا
ہو کر سو رہی تو فرشتی صبح تک اوس عورت پر لعنت کرتی ہین فرمایا
اللہ تعالی نی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا یعنی
اللہ تعالی حکم کرتا ہی تمکو یہ کہ پہونچا دو امانتون کو اونکی مالکون کیطرف
فصل اگر کوئی ارادہ قرض ادا کرنیکا رکہتا ہو اور اوسکو میسر نہو
اور مرجا دی تو امید ہی کہ اللہ تعالی آخرت مین قرض خواہ اوسکی کو
راضی کر دی اور اوسکو بہشت مین لیجا دی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی مَنْ تَدَایَنَ بِدَیْنٍ وَفِیْ نَفْسِہٖ وَفَاءُہٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ
اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضٰی غَرِیْمَہٗ بِمَا شَآءَ وَمَنْ تَدَایَنَ بِدَیْنٍ وَلَیْسَ فِیْ نَفْسِہٖ
وَفَآءُہٗ ثُمَّ مَاتَ اِقْتَصَّ اللّٰہُ تَعَالٰی لِغَرِیْمِہٖ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ روایت
کیا اسکو حاکم نی ابی امامہ سی یعنی جو کوئی معاملہ کری اور قرض اوسپر
لازم ہو اور وہ ارادہ ادا کرنی اوسکیکا رکہتا ہو اور مرجا دی اللہ تعالی
اوسکو بخشدیگا اور قرضخواہ اوسکی کو راضی کریگا اور جو کوئی معاملہ کری
اور قرضدار ہو اور نیت ادا کی نرکہتا ہو عوض دلاویگا اللہ تعالی قرضخواہ
اوسکی کو روز قیامت کی اور طبرانی اور حاکم نی بہی امامہ سی مانند اسکی
روایت کی ہی ساتہہ اس عبارت کی مَنْ اَدَانَ دَیْنًا وَھُوَ یَنْوِیْ اَنْ

يُؤَدِّيَهُ فَمَاتَ قَالَ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنِّيْ لَآخُذُ بِعَبْدِيْ بِحَقِّهٖ
فَيُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَيُجْعَلُ فِيْ حَسَنَاتِ الْاٰخَرِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ
اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ الْاٰخَرِ فَيُجْعَلُ عَلَيْهِ يعنی جو کوئی مرجاوی اور ارادہ
ادای قرض کا نرکہتا ہو فرماویگا اسد تعالی کہ مین بندی اپنی کا حق اس
سی لونگا پہر نیکیان قرضدار کی قرضخواہ کو دلائی جاوینگی اور جو نیکیان
نہون گی تو بدیان قرضخواہ کی قرضدار پر رکہی جاوینگی اور طبرانی نی
ابن عمر سی روایت کی کہ حضرت رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا
دو قسم ہین یعنی قرضدار اول وہ کہ مرجاوی اور نیت ادای قرض کی
رکہتا ہو سو مین ولی اوسکا ہون یعنی اوسکو بخشاؤن گا اور اسد تعالی
سی قرض اوسکا ادا کراؤنگا اور دوسرا وہ کہ مرجاوی اور نیت ادای قرض کی
نرکہتا ہو پکڑا جاویگا حساب اوسکی سی اور اوسدن روپیہ اشرفی نہین ہی
اور یون ہی ابن عمر نی آنحضرت سی روایت کی ہی فصل او حقوق العباد
کہ سبب اونکا گناہ ہی جیسی مارڈالنا آدمی کا یا کاٹ ڈالنا عضو کا
یا لینا مال بہ زبردستی یا چوری کرنا یا خیانت کرنا یا کسیکی ابرو ریزی
کرنی اور گالی دینی اور مانند اسکی یا غیبت کرنی ادا کرنا ان حقون کا
ایسی کہ مال کا اور راضی کرنا مظلوم کا ہی بی راضی کرنی مظلوم کی
عرض اور مغفرت بیچ مانگنی الیسی حقون کی نہین ہوتی ہی پایہ درجہ

فرمایا حضرت نے اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ فَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَؤُ اللّٰہُ بِہٖ شَیْئًا
وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُہُ اللّٰہُ اَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ
لَا یَغْفِرُہُ اللّٰہُ فَالشِّرْکُ وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَعْبَؤُ اللّٰہُ بِہٖ شَیْئًا
فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَہٗ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ رَبِّہٖ مِنْ صَوْمٍ تَرَکَہٗ
اَوْ صَلٰوۃٍ تَرَکَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَغْفِرُ ذٰلِکَ وَیَتَجَاوَزُ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا فَظُلْمُ الْعِبَادِ
بَعْضِہِمْ بَعْضًا اَلْقِصَاصُ لَا مَحَالَۃَ روایت کیا اسکو حاکم اور احمد
نے عائشہ سے یعنی اعمال نامے تین قسم کے ہین ایک وہ ہی کہ اللہ تعالیٰ
اوسکو کچہ نہین گنتا اور دوسرا وہ ہی کہ اوس سے کچہ چہوڑیگا اور تیسرا
وہ ہی کہ اوسکو ہرگز نہین بخشتا پہر وہ نامہ کہ اوسکو ہرگز نہین بخشتا
وہ شرک ہی اور وہ نامہ کہ اوسکو کچہ نہین گنتا وہ ظلم بندی کا ہی
اپنی جان پر ساتہہ ترک کرنی حقون اللہ تعالیٰ کی ترک کرنی نماز
اور روزہ اور مانند اوسکی ہی سو اللہ تعالیٰ بخشتا ہی اسکو واسطی جسکی
چاہتا ہی اور یہ اوسکی لئی ہی جو قصداً ترک نکری اور بیچ حدیث صحیح
مسلم مین وارد ہی بَیْنَ الْعَبْدِ بَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ یعنی
ملانی والی چیز درمیان بندہ اور کفر کی ترک نماز کا ہی اور جامع صغیر مین
ہی مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ جِہَارًا یعنی جو کوئی ترک کرے

نماز کو قصد ایسی وہ کافر ہی ظاہر اور وہ نامہ کہ اوس سی کچھ نہین چہوڑتا ہے
وہ ظلم بندو نکا ہی ایک کا دوسری پر اوس مین عوض اور قصاص ہوگا
البتہ اور طبرانی اور مانند اونکی مسلمان سی اور بزار نی یون ہی کرکی
روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ جو کوئی ہو
نزدیک اوسکی مظلمہ واسطی بہائی اپنی کی چاہیی کہ دنیا ہی مین اوس
سی بخشوالی کہ دن قیامت مین نہ اشرفی ہی نہ روپیہ جو ظالم کی
پاس نیک عمل ہوگا بقدر ظلم کی تو وہ نیک عمل اوسکا لیکر مظلوم کو
دیا جاویگا اور جو نیک عمل نہوگا تو گناہ مظلوم کی اوٹہا کر ظالم پر
رکہی جاوینگی روایت کیا اسکو بخاری نی ابی ہریرہ سی اور مسلم اور ترمذ ی نے
ابی ہریرہ سی روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی صحابہ سی پوچھا کہ مفلس کون ہوتا ہی اونہون نی کہا کہ مفلس
وہ ہوتا ہی جو مال ومتاع نرکہتا ہو حضرت نی فرمایا کہ مفلس امت
میری ہی وہ کوئی ہوگا کہ روز قیامت مین حاضر ہوگا ساتہہ نماز و روزہ کے
اور زکات کی لیکن کسیکو گالی دی ہو اور کسیکو تہمت زنا کی لگائی ہو
اور کسیکا مال کہا گیا ہو اور کسیکا خون کیا ہو اور کسیکو مارا ہو پہر
بیٹہایا جاویگا اور بدلا لیا جاویگا اوس سی ہر ایک شخص نیکیان اوسکی
لی لیویگا پہر جب نیکیان اوسکی سی کچہہ باقی نرہی اور تمام حقوق کہ اوسکی

ذمی پر ہوی ہوں اور انہوی ہون تو لیی جاوین گناہ مظلوموں کی اوراوسپر رکہی جاوین پہروہ دوزخ مین ڈالاجاوی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مَا مِنْ رَجُلٍ یَضْرِبُ عَبْدَہٗ اِلَّا قِیْدَ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ روایت کیا اسکو بزار اور طبرانی نی عمار سی اور ابی ہریرہ سی مانند اوسکی یعنی کوئی مرد نہووی کہ مارا ہو غلام اپنی کو مگر یہ کہ عوض لیا جاویگا اوس ہی روز قیامت کی اور اسیطرح حاکم نی سلمان اور سعد اور ابن مسعود وغیرہم سی روایت کی اور اسیطرح طبرانی نی ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور انس سی روایت کی اور بہناد نی ابراہیم نخعی سی روایت کی کہ کہا کہ ایک جماعت صحابہ و تابعین کی کہتی تہی کہ اگر ایک مرد نی ایک مرد کو کہا اَی کُتی یا اَی سُور یا اَی گدہی اللہ تعالی روز قیامت کی پوچہیگا کہ تو نی دیکہا تہا کہ مین نی اوسکو کتا یا سور یا گدہا پیدا کیا تہا فائدہ ظلم جیسی مسلمان پر حرام ہی ذمی پر بہی حرام ہی کہ عہد ذمی کی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ظلم کرنی سی ذمی کی عہد شکنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لازم آتی ہی فرمایا حضرت نی مَنْ قَذَفَ ذِمِّیًّا لَہٗ حُدَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِسِیَاطٍ مِّنْ نَّارٍ روایت کیا اسکو طبرانی نی واثلہ بن الاسقع سی یعنی جو کوئی تہمت زنا کی کریگا ذمی پر اوسکو روز قیامت کی حد ماری جاویگی آگ کی کوڑو ن سی اور فرمایا اَلَا مَنْ

ظلم معاہدا او انتقصہ من حقہ او کلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئا بغیر طیب نفسہ فانا حجیجہ یوم القیمۃ یعنی خبردار ہو جو کوئی ظلم کریگا ذمی پر یا ظلم کریگا حق اوسکی سی یا تکلیف دیگا اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا لی اوس سی کوئی چیز بی رضامندی اوسکی کی تو مین جہگڑا کرونگا ساتہہ اوسکی قیامت کی دن **فائدہ** جاننا چاہیی کہ کوئی گناہ ہو سوا شرک کی جزا اوسکی متناہی ہی اگرچہ انتہا اوسکا کثیر اور شدید ہو سو موافق اس حدیث کی وہ ہی کہ حقوق عباد خصوصًا مظالم ہرگز مہمل نہ چہوڑی جاوینگی بدلا اونکا ضرور ہی مظلوم سونکو ثواب ظالمونکی نیکیون کا دیا جاویگا جب کوئی نیکی اونکی نہ رہیگی تب گناہ مظلومونکی ظالمون پر رکہی جاوینگی اور اونکو دوزخ مین داخل کرینگی پہر جب بدلا برائیونکا تمام ہوگا اگرچہ مدت طویل مین ہو اور مومن ظالم مظالم سی پاک ہونگی اوسوقت جنت مین داخل کی جاوینگی ساتہہ سبب ایمان کی کہ بدلا ایمان کا ہمیشہ رہنا بہشت کا ہی اسیطرح امام بیہقی نی کہا لیکن شامت مظالم سی کبہی ہوتا ہی کہ ایمان جاتا رہتا ہی نعوذ باللہ منہا اللہ تعالی صد ہزار مظالم سی اپنی پناہ مین رکہی **بیت**

مباش درپی آزار وہرچہ خواہی کن ۔ کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست

یعنی شریعت محمدی مین مانند مظالم کی کوئی گناہ نہین ہی **فائدہ**

اگر کسیکی ذمہ مظالم ہوا اور اوس سی توبہ کری اور ظلم کرنی سی پرہیز
کری اور واپس کرنا مظالم کا اور راضی کرنا مظلومون کا مقدور اوسکی
سی باہر ہو تو اس صورت مین امید ہی کہ اللہ تعالیٰ مدعیون اوسکی کو
روز قیامت کی راضی کری اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی رجلان من امتي جثيا بين يدي رب العزة تبارك وتعالى فقال
احدهما يا رب خذ لي مظلمتي من اخي فقال الله اعط اخاك مظلمته فقال يا رب لم
يبق من حسناتي شيء فقال الله كيف تصنع لم يبق من حسناته شيء فقال يا رب
يحمل من اوزاري وفاضت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالبكاء وقال ان ذلك يوم عظيم يوم يحتاج الناس الى ان يحمل
عنهم اوزارهم فقال الله ارفع راسك فانظر الى الجنان فرفع
راسه فقال يا رب ارى مدائن من فضة مرتفعة ومن ذهب
مكللة باللؤلؤ لاي نبي او لاي صديق او لاي شهيد هذا
فقال لمن اعطى الثمن قال رب ومن يملك ذلك قال انت
تملكه قال لم قال بعفوك عن اخيك قال رب اني قد عفوت عنه
قال الله تعالى خذ بيد اخيك فادخله الجنة ثم قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اتقوا الله واصلحوا ذات بينكم فان الله
يصلح بين المؤمنين يوم القيمة روایت کیا اسکو حاکم اور بیہقی اور

سعد بن منصور نے انس سے یعنی دو مرد امت میری سے دو زانو بیٹھینگے
آگے رب العزت کے پھر ایک کہے گا اے پروردگار میرے مظلمہ میرا بھائی
میرے سے لے اللہ تعالی دوسریکو فرماویگا کہ دے مظلمہ بھائی اپنے کا
وہ کہے گا اے پروردگار کوئی نیکی میرے پاس باقی نہین ہے اللہ تعالی
اوس مظلوم کو فرماویگا کیا کریگا تو نیکیون اوسکی سے کچھ باقی نہین
رہی وہ کہے گا اے پروردگار گناہ میرے مجھسے وٹھالے اور اس بات
سے چشم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا
کہ وہ روز سخت روز ہوگا لوگ محتاج ہونگے اسکے کہ کوئی گناہ میرے اوٹھاوے
اللہ تعالی مظلوم کو فرماویگا کہ سر اوٹھا اور دیکھ بہشت مین پھر وہ سر
اوٹھاویگا اور کہے گا الہی شہر دیکھتا ہون مین چاندی کے اونچے اونچے
اور سونے کے بنے ہوئے جڑاؤ ساتھ موتیون کے واسطے کس نبی یا کس
صدیق یا کس شہید کے ہونگے یہ تمام شہر اللہ تعالی فرماویگا کہ جو دے
اسکی مین جو قیمت دیوے وہ کہے گا اے پروردگار کون ہے مالک اسقدر
قیمت کا اللہ تعالی فرماویگا کہ تو مالک قیمت اسکی کا ہے کہے گا کس چیز
سے اللہ تعالی فرماویگا ساتھ معاف کرنے حق اپنے کے بھائی اپنے کو وہ
کہے گا یارب بخشا مین نے اوس سے اللہ تعالی فرماویگا کہ پکڑ ہاتھ اسکا
اور بہشت مین لیجا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو

پرہیز کرو عذاب خدا سی اور اصلاح آپس مین کرو کہ اللہ تعالی روز
قیامت کی مسلمانون مین ملاپ کراویگا یعنی واسطی جسکی چاہی گا اور
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دن قیامت کی جب بہشتی لوگ
بہشت مین جاوینگی اور دوزخی لوگ یعنی کفار دوزخ مین جاوینگی
ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ ای تمام اہل مظالم آپس مین بخشدو ثواب
تمہارا خدا پر ہی روایت کیا اسکو طبرانی نی انس سی اور امام ہانی
سی مانند اوسکی امام محمد غزالی نی کہا کہ یہ حدیثین محمول ہین اوس
کسی پر کہ مظالم سی توبہ کری اور آیندہ کو چھوڑ دی یعنی ظلم کرنا اور وہ
لوگ اواب ہوتی ہین اللہ تعالی اونکی شان مین فرماتا ہی اِنَّہٗ
کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا قرطبی نی کہا کہ یہ تاویل خوب ہی اور حکم عام
نہین ہی اگر عام ہوتا تو کوئی دوزخ مین داخل نہوتا سوال اگر کسی نی
کسی پر ظلم کیا جان یا مال یا آبرو پر مظلوم کو بدلا لینا اوسکا جائز ہی
یا نہین جواب بدلا لینا مثل ظلم اوسکی کو جائز ہی اور زیادہ اس سے
حرام ہی اور نہ بدلا لینا افضل اور اولی ہی فرمایا اللہ تعالی نی فَاعْتَدُوْا
بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ یعنی عوض کرو اوسپر مانند اوسکی کہ اوسنی ظلم کیا ہی
تمپر یہ امر واسطی اباحت کی ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وَاِنْ عَاقَبْتُمْ
فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَھُوَ خَیْرٌ لِّلصَّابِرِیْنَ

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی اگر عوض کرو تم تو عوض کرو مانند اوسکی کہ تمپر کیا ہی اور جو صبر کرو تو صبر بہتر ہی واسطی صبر کرنیوالونکی اور صبر کر ای محمد اور نہوگا صبر تیرا مگر ساتھہ توفیق او مدد اللہ کی اور فرمایا اللہ تعالی نی وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی بدلا برائی کا وہ ہی کہ مانند اوسکی ساتھہ اوسکی کیا جاوی پھر جو کوئی بدلا نہ لی او معاف کردی اور ملاپ چاہی سو ثواب اوسکا خدا پر ہی بیشک اللہ تعالی ظالمونکو دوست نہین رکھتا یعنی دشمن رکھتا ہی اور جو کہ عوض لیوے بعد مظلومی اپنی کی سو نہین ہی اوسپر کچہہ پکڑ دنیا اور آخرت مین جو کوئی کہ ظلم کری لوگون پر اور فساد کری زمین مین ناحق اونکو عذاب ہی دردناک اور جو کوئی صبر کری اور بخش دی حق ظلم اپنی کا بیشک یہ بہتر کامونسی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نی ابی ہریرہ سی

یعنی دو شخص کہ آپس مین بدگوئی کرین گناہ دونون کا اوسپر ہی جسنی
پہلی برا کہا جب تک دوسرا زیادہ نکری اوس سی کہ پہلی نی کہا ہے
اور فرمایا حضرت علیہ السلام نی اَلْمُسْتَبَّانِ شَیْطَانَانِ یَتَهَاتَرَانِ
وَیَتَکَاذَبَانِ روایت کیا احمد نی اور بخاری نی ادب مین ساتھ سند صحیح
کی عیاض بن حمار سی یعنی دو شخص کہ آپس مین گالی گلوچ کرتی ہین دونون
شیطان ہین آپس مین بیہودہ بکتی ہین اور آپس مین جہوٹہ بولتی
ہین اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ
بِالَّتِی هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِی بَیْنَکَ وَبَیْنَهُ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهُ وَلِیٌّ
حَمِیْمٌ وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ
وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ یعنی نیکی اور بدی برابر نہین ہی سو جو کوئی نیکی کرسکتا ہی سو
کیون اختیار کری بدی کو ساتھ نیکی کی دفع کر یعنی جو کوئی تیری ساتھ
بدی کری تو بدلی اوسکی نیکی کر اوس سی بدی اوسکی سر پر تیری نہ ہو
اگر اسطرح کری تو پہر جو کوئی ساتھ تیری دشمنی رکہی دوست یکرنگ مانند
ہو جاویگا اور نہ پکڑینگی اس صفت کو مگر صابر لوگ اور نہ پکڑیگا اس
صفت کو مگر وہ جو نزدیک خدا کی نصیبہ کامل رکہتا ہی اور اگر تیری
دل مین وسوسہ پونہچی شیطان کی طرف سی کہ باز رکہی اس عمل سی

تو پناہ ڈھونڈہ ساتھہ خدا کی بیشک خدا سننی والا جانني والا ہی تجھکو پناہ دیگا ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ میری کئی غلام ہین کہ مجھکو جھوٹھا کہتی ہین اور میری خیانت اور نا فرمانی کرتی ہین اور مین اونکو مارتا ہون اور گالی دیتا ہون سو کیونکر ہوگا مجکو اونسی فرمایا حضرت نی کہ خیانت کرنا اور جھٹلانا اور نا فرمانی کرنا اونکا ساتھہ مار پیٹ تیری کی حساب کیا جاویگا پھر جو مار پیٹ تیری گناہ اونکی سی کم ہوگی تو تجکو فضیلت ہوگی اور جو مارنا پیٹنا تیرا موافق گناہ اونکی کی ہوگا تو برابر ہوگی اور جو مار کوٹ تیری گناہ اونکی سی زیادہ ہوگی موافق زیادتی کی تجھسی عوض لیا جاویگا اوس مرد نی رونا اور شور کرنا شروع کیا فرمایا حضرت نی کیا تو نی قرآن نہین پڑہا ہی وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ یعنی رکھین گی ہم ترازو عدل کی دن قیامت کی سو نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچھہ اور جو ہوگا ظلم رائی کی دانی بھر تو لاوینگی ہم اوسکو اور کافی ہین ہم حساب کرنیوالی اوس شخص نی کہا یا رسول اللہ کوئی بہتر چیز نہین پاتا ہون مین جدا کرنی اونکی سی بیشک مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ اونکو آزاد کیا مین نی روایت کیا اسکو احمد اور

ترمذی نی عائشہؓ سی بیت بدی راوی سہل باشد جزا۔ اگر مری
اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَآءَ۔ تذئیل بیچ خوبی خلق اور نرمی کی اور نہیت
تکبر کی اللہ تعالی نی حق مین رسول کریم کی فرمایا ہی وَاِنَّکَ لَعَلٰی
خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی بیشک تو اوپر خلق بڑی کی ہی اور فرمایا فَبِمَا رَحْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ
حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ یعنی بسبب رحمت
خدا کی کہ تہیں ہی نرم ہو گیا تو واسطی لوگون کی یعنی کریم و حلیم
ہوا تو اور جو تو بدخلق اور سخت دل ہوتا تو بیشک الگ ہو جاتی
گرد تیری سو بخش تو قصور اونکی اور دعای مغفرت کر تو واسطی
اونکی اگر کچھ قصور کرین اور ہر کام مین ساتھہ اونکی مشورہ کر اور
اللہ تعالی حق مین خاصون اپنی کی فرماتا ہی وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ
یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا
یعنی خاص بندی خدا کی وہ ہین کہ چلتی ہین زمین پر آہستہ اگر جاہل
لوگ ساتھہ اونکی خطاب جہالت سی کرتی ہین تو وہ لوگ جواب مین
اونکی وہ بات کہتی ہین کہ موجب سلامتی کی ہو ایذا اور گناہ سی فرمایا
حضرت نی جو کوئی رالائمی اور نرمی سے محروم ہو سو وہ ہر چیز سی
محروم ہوا روایت کیا اسکو مسلم نی جریر سی اور فرمایا بہت پیاری

تم مین کی نزدیک میری وہ لوگ ہین جو اخلاق نیک رکہتی ہین روایت
کیا اسکو بخاری نی ابن عمر سی اور بخاری و مسلم مین ہی کہ بہت اچہا
تم مین کا جو نیک خلق زیادہ تم مین ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی اِنَّ الْمُؤمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ دَرَجَۃَ
قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّہَارِ روایت کیا اسکو ابو داؤد نی یعنی بیشک
مومن پاتا ہی بسبب نیک خوئی اپنی کی مرتبہ اوس شخص کا جو تمام
رات نماز پڑہتا ہی اور دن کو روزہ رکہتا ہی اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ روایت
کیا اسکو امام مالک نی موطا مین اور روایت کیا اسکو امام احمد نی
ابی ہریرہ سی یعنی اوٹہایا گیا ہون مین تا کہ تمام کرون مین خوبی
اخلاق کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ
رَفَعَہُ اللّٰہُ روایت کیا اسکو ابو نعیم نی حلیہ مین ابی ہریرہ سی حدیث
قدسی مین ہی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْ وَاحِدٍ
مِّنْہُمَا قَذَفْتُہٗ فِی النَّارِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن
ماجہ نی ابی ہریرہ سی اور ابن ماجہ نی ابن عباس سی اور روایت
کیا حاکم نی ابی ہریرہ سی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْ رِدَائِیْ
قَصَمْتُہٗ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ کبریا اور تکبر چادر میری ہی

اور عظمت اور بزرگی ازار میری ہی جو کوئی کھینچ کھانچ کریگا ساتھ
میری ان دونون مین سی کسی ایک کو ڈالون گا مین اوسکو
دوزخ مین اور ایک روایت مین ہی جو کہ چادر میری کھینچی گا ہلاک
کرون گا مین اوسکو بیت اد یم تر از گنج مقصود نشان
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی ٭ رزقنا اللہ سبحانہ من
الخصال ما یرضاہ والحمد للہ تعالیٰ اولاً و آخراً والصلوٰۃ
والسلام والبرکۃ علیٰ رسولہ وآلہ وصحبہ ومتبع
سنتہ بعونہ تعالیٰ

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب حقیقۃ الاسلام فارسی قاضی ثناء اللہ پانی پتی
قدس سرہ کا ترجمہ اردو جسکا نام حقیقۃ الاسلام اردو ہی واسطے نفع رسانی مومنین
کے باجازت ابن المترجم المرحوم اور ہبہ کرنے حق تصنیف کے اس خاکسار سید ارحم سے تیار ہوا
محمد علی بخش خان مالک مطبع علوی دفعہ اول چھاپکر شایع کی امید کہ حق مطبع علوی کا لحاظ
کر کے بلا اجازت کوئی صاحب طبع نفرماوین جسقدر نسخہ درکار ہون بمقام لکھنؤ مطبع علوی سے

طلب فرماوین فقط الرقوم یکم ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۳ عیسوی	
واسطے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع علوی کی ہے مہر مطبع ثبت کی گئی فقط	